

□و بیان کیسہ □ تری شان رسول۔ عربی
□□ تری شان میں قرآن رسول۔ عربی

نعت □م لکھتے □ ہیں احسان۔ ابو طالب □
نعت □□ بانی □ ہیں عمر □ رسول۔ عربی

ورنہ □ و □ بھاگ گئے □ □وتے □ ی □ خم س □ لیکر
تیر □ قبضہ □ میں تھ □ پالان رسول۔ عربی

اپنے □ روضہ □ پ □ بلا لیج □ زیارت □ □ لئے
پورا کردیں مرا ارمان رسول۔ عربی

نعت لکھنے □ کی مجھ □ بھی **نق** توفیق □ ہوئی
آپ کا مجھ پ □ □□ احسان رسول۔ عربی

کرد □ عطا مر □ خدا، آج کے □ دن کی شام دو
ک □□ تا □□ دل سناؤں میں، آج کے □ دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گ □ منقبت، آن ک □ سب اہم دو
دین بچان □ کیلئے □، جان لٹائی دونوں □
کرگئے □ نبیوں □ س □ بڑ □، زینب □ رکبیت کام دو

مولا حسن □ حسین □ □، پالنے لیکے گود میں
عون □ و محمد □ آپ پ □، کرتے ہیں فخر اہم دو

عشق عیاں ج □ان میں، زینب □ کے بیٹھنے کیا
جنگ میں بھی گئے □ □ ہیں ی □، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ □
عکس۔ حسن □ حسین □ □ ہیں، زینب □ کلام دو

ساقی □ و آپ کا کرم، چاہے □یں دو دو رنگ □
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے □ پاؤں جام دو
تیر و تبر کی شا □□ کو، کیا □ ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے □ ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام □ ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں □ ہوگئی

کرگئ کفر میں ابھی، اطفال از دdam دو

دونوں جاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھام نیمچہ
کرگئ سار کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عفو کی ثنا، اک میں محہ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اختتام دو

جذبہ عشق دیکھئے، ماموں پر جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو **نقہ** سلام دو

میدان میں کیا جنگ لڑی عفو و محہ
دیتے ہیں دعا نانا علی عفو و محہ

بن کر سر میدان جھ عفو و محہ
دشمن کے فی النار کئی عفو و محہ

اک بات زینب نے بکری عفو و محہ
ہاں مثل علی تیغ چلی عفو و محہ

جاں کھلتے ہوئے قاسم و اکم نظر آؤ
اس گلشن بستی کی کلی عفو و محہ
سب دیکھ کے پیکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگرد جھ عفو و محہ

ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شیر کبھی شیر کبھی عفو و محہ

شاید انہیں شیر نے ہی تیار کیر
جو بن گئے میدان میں علی عفو و محہ
غازی سی وفا دیکھ کے یہ کہتے ہیں زینہ
تم دونوں پر میں صدق گئی عفو و محہ

بھاگا پسر سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عفو و محہ

لینے کو چلا حضرت قاسم کا بدلہ
میدان میں شجاعت کے دھنی عفو و محہ

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہے دیر میں عیساؑ عفو و محبت

بس مدحتِ زینہ میں سناؤ انہیں اشعار
آئے ہیں یہی سن نہ **نقہ** عفو و محبت

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر
اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہانہ و حسن سبز قبا کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہؑ زہراؑ پر
چادرِ فاطمہؑ زہراؑ سے شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن
آگیا زیر علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰؐ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں **نقہ**، فاطمہؑ زہراؑ کی رضا کی خاطر

العجل کی دعا پکار میں
فاطمہؑ زہراؑ انتظار میں

جو بھکاری حسنؑ کے لعل کن
بادشاہوں کی وہ قطار میں

مولاؑ آیا میں جوابِ ترا
کیا عریضؑ وہ رخسار میں

دوست شبیہؑ کا حبِ جو
چودؑ صدیوں سے انتظار میں

کس طرح سے اسؑ بلائیں بھلا
وہ جو اللہؑ کے حصار میں

دعا کے دیں فوج میں مولاؑ
نام تیرا **نقہ** شمار میں

منافقوں پہ کریں گے وہ آگے وار بہت
علیٰ کی مثل چلائیں گے ذولفقاریت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ امام زمانہ کا انتظار بہت

بلو ، شیر و سجا ، باق و جعوف
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسیں مزار بہت

امام عصر کے آنے کا احترام میں خود
جیس جھکائے خوش بیت کردگار بہت

میری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے میرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہو گیا ہے آپ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہرا کے پھول کھلنے لگے
نقہ ملی مہر شعبان میں ہے ہمار بہت

آج یوں اہل عزت روز لگے
آج شاہ کربلا روز لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰ روز لگے

فاطمہ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشک خوں شیر خدا روز لگے

قبر زہرا و حسن کو دیکھ کر
یا اہی مصطفیٰ روز لگے

ظلم کتنا بنت احمد پر ہوا
سوچ کر کل انبیاء روز لگے

جب حق شہداء کا گواہی شہید
مرتضیٰ بے انتہا روح لگا

جاگ میدان میں کیا حال کیا قاسمؑ
خون سد شامیوں کو لال کیا قاسمؑ

مرتضیٰ ، مجتبیٰ غلو کی دکھا کو بیعت
کیا عیاں سورۃ زلزال کیا قاسمؑ

بابا شبرؑ نہ جو بازو پر تھا باندھا تعویذ
اسی تعویذ کو ۱۱ ڈھال کیا قاسمؑ

آگ میدان میں بس اپنا بتا کر شجرؑ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ

جیسے مرحب کا کیا شیر خداؑ بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ

عکس بیعت کا دکھائی نہ میں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینہ میں بال کیا قاسمؑ

آن کر غیض میں مقتل میں سر کرب و بلا
حملہ دادا کی ۱۱ تمثال کیا قاسمؑ

۱۱وکہ پامال رہے دین محمدؑ میں نقہ
لاش بیعت کو ۱۱ پامال کیا قاسمؑ

جس کسی کے بھی در سد نہ میں ملی ۱۱وگی
اسد حسینؑ نہ اولاد بخش دین وگی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ۱۱وگی تیرؑ شبی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشن وگی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارا
جناں میں حضرت حرؑ کی جو حاضر وگی

کبھی نماز میں لیکر عی کا نام بھی دیکھ
تری نماز میں کچھ اور دلکشی ۱۱وگی

ترست ۱۱وگ سر آسمان اس کو ملک

زمیں پہ بزمِ شہدائے دین جو سجدہ و گوی

خدا نہ جس سے لئے بال و پر **نقہ** اس کو
حسین ابن علیؑ نہ اڑان دے وگی

ترا عجیب ہے دشمن پہ وار **ہے**
ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار **ہے**

گئیں مدینہ سے کھتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثاری **ہے**

علیؑ کے بیٹوں کا پہرہ اس کے چاروں طرف
علیؑ کی بیٹی کے عالی وقای **ہے**

تمام گھر ہے لٹایا تو نہ اس کے لئے
نبیؐ کا دین ترا قرضداری زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کردیا تو نہ
جو شہداء کا کرب و بلا میں مزار **ہے**

زمانہ کے تا **ہے** تجھ کو شریکۃ الشہداء
یوں شہداء کے کاموں میں تو حصہ دار **ہے**

ہیں پھول قائم و عفو و محبت و اکر
چمن حسینؑ ہیں اور تو بہان **ہے**

حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار **ہے**

علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈکی و چین سرو کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرال **ہے**

پڑھیں جو غور سے قرآن تو **ہے** و انہیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار **ہے**

و انبیاءؑ ہوں کے آیات یا فرشتہ ہوں
تمہارے در پہ ہر اک کی قطار **ہے**

بس اک اشارہ سد ہر چیز کو گئی ساکت
و لفظ کن پہ ترا اختیار ہے زینہ
بغیر خون خرابہ کہ مر گیا ہے یزید
تر عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینہ

فقہ چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینہ

غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی
وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں ان کو نہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدر سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینب سے کہ مجلسِ نہیں ہوگی شد کی
اتنی کم ظرف کی جرات نہیں ہونے والی

ثانی۔ زہراؑ علاوہ ترا دنیا میں کبھی
طرزِ حیدر میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا کو دل و جان سے بڑھ کر ہے فقہ
مدحِ زینب میں رعایت نہیں ہونے والی

صدقہ فقط آپ کی کا ثانی۔ زہرا
جو لکھیں گئیں شہداء کی ثنا ثانی۔ زہرا

دربار میں خطبہ جو دیا ثانی۔ زہرا
یاد آئے لگے شیر خدا ثانی۔ زہرا

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانی۔ زہرا
شبیر پہ سو بار فدا ثانی۔ زہرا

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانی۔ زہرا
ہر دور کی مقروض رہا ثانی۔ زہرا

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانی۔ زہرا
ہر دینوں کو یاد آیا خدا ثانی۔ زہرا

دشمن کے مکان میں غم شیر کی خاطر
کی مجلس شبیر پہا ثانی۔ زہرا

انداز میں حیدر کے کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانی۔ زہرا
تھا شہر و زہرا کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سدا و پورا کیا ثانی۔ زہرا

خطبوں سدا فنا اپنے کی دشمن کو کیا
ہیں مثل حسن سبز قبا ثانی۔ زہرا

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سر شام سنا ثانی۔ زہرا

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہ یا ثانی۔ زہرا

دیتے ہیں دعا کے یہ دیندہ کو محمد
دیں تم نے بچایا مرثا ثانی۔ زہرا
سورج بھی سر عرش نکلتا ہے جب تک
اس کو نہ اشارے و ترا ثانی۔ زہرا

جلتے ہوئے خیمہ سدا امامت کو بچایا

آل محمد کی بقا ثانی زرا

ہاں آپ سد ہی امر میں اسلام ک شد بھی
کرت ہیں سدا مشور یا ثانی زرا

وٹ وٹ دو بیٹوں ک ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانی زرا

بن جاتا عی و علی اکبر و قاسم
جو آپ کی گودی میں پلا ثانی زرا

اللہ ر زینہ کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب ان کو ملا ثانی زرا
سجاد د دادا کی جھلکپا میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانی زرا

اس بیٹ کو بھی فاطمہ زرا سد ملیا
عباس ز پائ جو وفا ثانی زرا

وعد تھا نبی سد کیا شیر لیکن
پر تم ز اسد پورا کیا ثانی زرا

خود بن ک اسیر آپ ز زندان میں لک
محبس سد کیا دیں کو ر ثانی زرا

ظلمت کی واؤں میں کیا تم ز ہی روشن
شیر کی مجلس کا دیا ثانی زرا

آجائیں جگ چھوڑ ک سادات کی جانب
اب ز کو د دیں جو صدا ثانی زرا
یہ دونوں جہاں ک اٹھ سن کر ترا خطب
تم سد ہی ملی کرب و بلا ثانی زرا

شیر کا خون جب سد ریا کرب و بلا میں
و خاک وٹ خاک شفا ثانی زرا

خطبوں سد کریں کفر کو بجان ز کیونکر
ہیں خواہر شا شدا ثانی زرا

جوا کو اور حضرت سجدا کو دیکھا
باقرا نہ بھی یوں خطبہ دیا ثانی زرا

عاشور کا دن خیمہ شبیر کے نزدیک
غازی کی جگہ پر دیا ثانی ہرا

پرداخت یہاں حیدر و جعفر کی عیار
دیکھی جو بیٹوں کی وفا ثانی زرا

سنت میں بڑا صبر کیا حضرت شدت نہ
پر آپ نہ جو صبر کیا ثانی زرا

حیدر نہ یہ زینب سبکا تھا **نقہ** اک دن
تیری ولا عشق خدا ثانی زرا

خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں
یہ کام صرف ہمارے امام کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسین
شہید ہو کے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جناب سعیدؑ شہید
م اب سے خلد بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حر کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسینؑ نے بھیجا ہے کھول کر پڑھو
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلا سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جون کا بالا مقام کرتے ہیں

خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کو تھ
حسینؑ نیز پہ اگر کلام کرتے ہیں
یہ کربلا نے ہی ثابت کیا کہ شہید
نبیؑ کے دین کے سارے مام کرتے ہیں

حسنؑ کا نام پکارا نے ہیں ازل سے
حسینؑ بھائی کا یوں احترام کرتے ہیں

دل میں رہ جائے گی حسرت نے ہیں ملنے والی
بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نے ہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی زینب و مدحت
ایسی قرآن میں آیت نے ہیں ملنے والی

ثانی۔ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعد زہرا
آپ سی صاحبِ عصمت نے ہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر
مدحِ زینبؑ میں رعایت نے ہیں ملنے والی

آگئی شام میں عباسؑ کھس مشیر، یزید
اب تری لاش سلامت نہیں ملنے والی
مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی

تجھ کو بی بیؑ وئی حاصل جو خدائے نزدیک
ایسی نبیوںؑ کو بھی عظمت نہیں ملنے والی
زینتِ ابؑ میں یہ حسنینؑ کے ہوتے وئے بھی
ایسی راکؑ کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تاحشر **نقہ**
جیسی زینبؑ نہ کی محنت، نہیں ملنے والی

علم دنیا کو دیا قید میں
علم کا روشن دیا قید میں

آپؑ سے ہاں رابطہ قید میں
حضرتؑ بے لولؑ کل قید میں

راؑ حق پر لیک آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا قید میں

مثلِ سجا دے، زنجیر میں
سجدؑ خالق کو کیا قید میں

ظلم کاظمؑ پر وئے ہمیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا قید میں

مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے ہیں
ظلم کتنا ہو رہا قید میں

محبہ کی یاد آئی **نقہ**
زہر انؑ کو جب دین قید میں

کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰؑ سکھنا ہیں
مثلاً ثانی۔ زہراؑ فاطمہؑ سکھنا ہیں

آگہ نیزہ پر سرورہ جو کلام کرتی ہیں
شاہ۔ دیں کی سانسوں کا سلسلہ سکھنا ہیں

ساتھ میں تمہارے بی شام تک چاہے باق
آپ دین۔ خالق کا اسرا سکھنا ہیں

خضر۔ اور عیسو جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمہاری وہ لکھتے کیا سکھنا ہیں

بولتے۔ حق دیکھا نیزہ پر سوال آیا
مصطفیٰؑ کے بیٹے کی کیا بقا سکھنا ہیں

کس طرح کرے کون بیان کیا سکے
کافی ہے یہی دوسری زہرا ہے سکے

شبیر کا دل جس سے دھڑکتا رہتا ہے
شبیر پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکے

آئی ہے تمہیں نیند فقط چھاتی پہ شہر کی
بسترِ ترا شبیر کا سینہ ہے سکے

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو اگر
اک پنچ جو غازی کے علم کا ہے سکے

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا تر بازار میں پردہ ہے سکے

زہرا کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہا گی
آخر تمہیں زینب نہ جو پالا ہے سکے

مانگا ہے **نقہ** شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیر کی کیا کیا ہے سکے

سنائی شام میں جو حیدری آواز زینب ہے
دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینب ہے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہو گئے گونگے
کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینب ہے

سنا کے لے جے شیر خدا میں شام میں خطبہ
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینب ہے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ راجہ خطبہ سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینب ہے

علیٰ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو
علیٰ کے لے جے کا اپنا یوں انداز زینب ہے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؓ ہے
جنابِ مرتضیٰ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے لئے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؓ ہے

حسینؑ و قاسمؑ و علیؑ و اکبرؑ ہیں اس میں
کیا شعبان کا ایسا ہے **نقہ** آغاز زینبؓ ہے

قدم با قدم ہم ارم دیکھتے ہیں
تقیؑ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نقہ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقیؑ کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہو گیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقیؑ کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؑ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولا
نہ شاہی نہ جاں و حشم دیکھتے ہیں

تقیؑ کے گداؤں کا بھی میں گھلوں
جانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؑ کا وہ گھر ہے جہاں ہے **نقہ** ہم
محمدؑ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

انس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا
رن میں بے شیرِ نہ حملِ نیا ایجاد کیا

شاہِ پرہیزگار تھے تھے کمسن ہیں ابھی آ مگر
آپ نے حملِ بڑا اصغرِ ناشٹ کیا

آکے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بے شیرِ نہ شیرِ کوریت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصف
آپ کے بھائیہ اسلام کو آزاد کیا

لیکے اک تیرے ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنے سعد کو برباد کیا

ہو کے قربان رہے شاہ میں اصغر نے
حیدر و فاطمہ زہرا کو بت شاد کیا

مرتضیٰ کی جان! میں مولا نے
یوں میرا ایمان میں مولا نے

دیکھ لو قرآن یانا کو دیکھ لو
ناطق قرآن میں مولا نے

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
محبوب کی شان! میں مولا نے

جس میں سب قرآن سمٹ کر آگئے
آپ و قرآن میں مولا نے

جو کبھی گنوا نہ میں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان میں مولا نے

کنویں میں بیٹا، یہ میں سجدے ریز
شکر کی پہچان میں مولا نے

اے خدا تو ہی نے کو کر عطا
مدح کا عنوان میں مولا نے

نبی کا حسن جوانی میں جعفر صاق
نبی کی یاد دہانی میں جعفر صاق

و جان یا کہ و سانسین یا زندگی و مری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفر صلی

ثنائیں ہم کو و ہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنائی ہیں جعفر صلی

ہزاروں لوگ مسلمان کئے ہیں مولا
رسول آپ کا ثانی ہیں جعفر صلی

وہاں آج کہ دن آپ اور پند کا ظور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفر صلی

نہ، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کہ دین کہ بانی ہیں جعفر صلی

شیر خدا کی منقبت جب بھی لیں پڑھی گئی
عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہاں میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آں پہ مرتضیٰؑ کے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی سیرتِ
نام علیؑ پکاری کے نادہ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ کے ذکر علیؑ مرتضیٰ
دونوں جہاں میں یہاں آواز گونجتی گئی

جذبہ عشقِ مرتضیٰؑ، مہذبہ سیکھو کیسلمو
ہیں سرِ دار و مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہ ہیں جب تلک علیؑ والوریں مدحِ مرتضیٰ
تب علیؑ والوں سے نہ سانس تلک نہ لی گئی

وارثِ زینِ عباؑ میں باق
حافظِ دینِ خداؑ میں باق

داستانِ کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلاؑ میں باق

جیسے حیدرؑ کی دعار میں عباؑ
ویسے عابدؑ کی دعار میں باق

میں عباؑ باپ، محمد بیٹا
ایسی عابدؑ پر عطلا میں باق

جتنے القابؑ میں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سواؑ میں باق

آپؑ پر آپؑ کے اجداد بھی
میری سب سانسیں فداؑ میں باق

انؑ کے دم سےؑ میں یہ دونوں رُخاں
یعنی خالق کی رضاؑ میں باق
ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؑ کی بقلا میں باق

میں بہلا کیسےؑ بھٹک جاؤں **نقہ**
جب میرے راہِ نماؑ میں باق

کر لیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے
پھر بھیؑ وہ گئےؑ میں عابدؑ کے برابر سجدے

شہداءؑ نے غربت میں کئے جو تہہؑ خنجر سجدےؑ
سارے سجدوں کے بندےؑ میں وہ پیمبر سجدےؑ

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پرؑ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرور سجو

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علی میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عباداتِنا کی
کون کر سکتا ہے سجادہ سے بہتر سجد

دہر میں آتے ہی عابد نہ کئے ہوں گے **نفع**
جیسے شہر نہ کئے دنیا میں آکر سجد

مرتبہ یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہ
آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہ

مصطفیٰ جس در پہ آکے روز کوٹائیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰ
پاسبانِ مصطفیٰ کی پاسبانی فاطمہ

ان کو تو امِّ انبیا کا لقب بھی مل گیا
سوچئے کتنی نبی پر مہرباں ہیں فاطمہ

مصطفیٰ و مرتضیٰ و مجتبیٰ اور اک حسینی
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپ کی عظمت تو قرآن میں نہاں ہیں فاطمہ

کوئی حیدر کے علاوہ وہ نہیں سکتا ہے و
نفع جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہ

لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو
تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے م نہ نامِ حیدر
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بنا حُبّ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانؑ کی حسرت ۛۛ؟ نہ ہیں تو

حسید بن ابنِ علیؑ کو قتل کر کے
یزیدوں کی حکومت ۛۛ؟ نہ ہیں تو

علیؑ ک ۛ بن علیؑ کی آلیؑ بن
"جئؑ جانؑ کی مّت ۛۛ؟ نہ ہیں تو"

وہ دستر خوان پر مولا حسنؑ رک
کہ ہیں تھوڑی بھی قلت ۛۛ؟ نہ ہیں تو

اُنہیں اصغرؑ برا دیں گے ۛنسی سر
تو تیغوں کی ضرورت ۛۛ؟ نہ ہیں تو
اگر اس میں نہ ہیں ۛو مدحِ حیو
یہ دنیا خوبصورت ۛۛ؟ نہ ہیں تو

نبیؑ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگ
یہ کوئی کارِ نصرت ۛۛ؟ نہ ہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدہ
کہ ہیں عابد ۛ سی مّت ۛۛ؟ نہیں تو

جلاتہ ۛ ہیں درِ زہراؑ مسلمان
نبیؑ سے کیا یہ الفت ۛۛ کہیں تو

فقہ احسان نہ ہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ۛۛ؟ نہ ہیں تو

یوں آج کہتا ۛۛ سب کو خدا مبارک ۛو
کہ آج خوش ہوئے ۛ زین العباءؑ مبارک عو

جو لاء ۛ حضرتِ مختارِ حرملہ کا سر
تو بولا ۛ ابنِ شہ ۛ کربلا ۛ مبارک او
ۛۛ تاج پوشی مہدیؑ کے کسی نہ ہے جب
زبان سے نکلا ۛۛ بے ساختہ مبارک ۛو

غم۔ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غم۔ حسینؑ نے خود یہ کمالا مبارک کو

جو تاج پوشی مہدیؑ کی ہوئی تو بولیں بٹو
اک اور لعلؑ مولا بنا مبارکؑ کو

ہر دن حسینؑ کی بات آج کا **نقہ** نقوی
قصیدؑ آج بھی تم نے پڑھا مبارکؑ کو

تم قرارِ قلبِ زہرا کا قرار
تم سے ماتم دین۔ احمدؑ کا وقار

جس جگہؑ نیت کا ہو دار و مدار
جشنِ ہوتاؑ وہیں پر شاندار

کرتاؑ ہوں عفو و مجھ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتھ پکار

لاڈلؑ زینبؑ کے میری شاہیں
کھاتےؑ ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوفؑ خود موت کا
بھیجےؑ ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابن۔ جری ابن۔ جری
وہ فرار ابن۔ فرار ابن۔ فرار

کر رہاؑ آج سجدؑ جو کوئی
ہر حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائؑ کربلا
یہ عبادتؑ نہیںؑ کاروبار

ہر کرم شہید کا مجھ پر **نقہ**
میں بھی ہوں شہید کا مدحت گزار

مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکری
ذکر تیرا کرتا رہتا ہے میں گھر گھر عسکری

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلنے میں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکری

لکھ رہا ہوتا ہے میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکون میرے برابر عسکری

دہر میں جب آپ آئے تب نقی کے زہر کا
آگئے پھر سے حسن دنیا میں بن کر عسکری

کون روکے گا بھلا جنت میں جان سے مجھے
محبت آپ کی اس دل کے اندر عسکری

عسکری کی شان میں کافی ہے جہاں
رہ چکے ہیں بارہویں رہبر کے ہر عسکری

نعت نبی پڑھوئی میں قرآن عسکری
دونوں میں آپ کی تو ہے شان عسکری

قرآن سمجھنا ہو گیا آسان اب بات
کونین میں ہے وارث قرآن عسکری

روضہ ہو آپ کا مری آنکھوں کے سامنے
ہو جائیں گے قبول سب ارمان عسکری

آغوش میں امام نقی کی وہ آگے
بن کر حسن کی دہر میں چان عسکری

دربان اپنے در کا بنادیجئے اہل
یہ کیجئے فقیر پہ احسان عسکری

وارث ہیں آپ احمد مرسل ملک یا اہل
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکری

کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکری
وجائیں خوش **نقہ** سد **اہم** اور پنچت
کیجئے عطا کی مجھ پر و **باران** عسکری

زباں کریں مجھ □ ایسی عطا علی اکبر
ک □ پآ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبر

پالا شاہ ز قاصد کو اپنی گود میں اور
حسن کی گود میں تو پلا علی اکبر

شجاعتیں تیری حیدرؑ سدؑ ملتیریں لیکن
نبیؑ سدؑ حُسرؑ ملتا تیرا علی اکبرؑ

جو دیکھا رن میں تو کھنڈ لگا یہ سب شامی
کبھی رسلو کبھی مرتضیٰ علی اکبر

جو دیکھا آپ کو کتہہ میں رشک سے یوسف
کہ حُسن میرا بھی ہے آپ سا علی اکبر

چرا وہ میرے رسول کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبر

علیؑ زؑ دؑ کؑ دعا سب عطا کیلی
 قصید ؑ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبر
 کیا کام عجب کر گیا پیغام حسن کا
 لیتے ہیں عدو خوف سد ؑ سب نام حسن کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسن کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنت
 ہونٹوں پر رہے جس کے سدا نام حس کا

□□ اتھوں میں قلم تھام کر □□ تحریر لکھی □□
 دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسن کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام جس کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نہ جو لیا نام سرِ شام جس کا

جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں گلفام جس کا
زہرا کی نق یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام جس کا

مولا حسن کے صدقے جو جاں بدن میری
خوشبو حسن کے عشق کی بکھری چمن میری

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰ
یہ ذکر زبان پر میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقین ہے پنچتن آئے سننے سب
مدحِ حسن جو اس گھڑی میرے دہن میری

زلفِ نبی پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰ
بس وہ نظامِ حق جو دستِ حسن میری

مدحِ جس سنائے میں زہرا کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسن سے آلِ محبہ کو خوش کرو
شاعر جو اہل بیت کا اس لگن میں

قاسم کے واسطے ہم دعا جب کروں
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے
زبان پر آگیا جس دم تمہارا نام رط
دیا ہے زہرا لے انعام یا امام رط

تمہارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نہ تم کو دیا دوام رط

جو سگد آپ نہ اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے و اب مدام رضا

ہر اک وطن میں رہے گی عیلا عیلا کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضا

کسی دوا سے شفا جو نہیں پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضا

دعائے سید پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمہارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضا

مانگی ہر گھڑی میں نہ یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنالیں مجھ سے امام رضا
تمہارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نہ آسان میرے کام رضا

جناں تو مجھ پر **خف** ہو گئی اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضا

حاکمِ شام کو لکھی تھی جو تحریر حسن
شام میں پوری کی زینب نہ ہو تقریر حسن

نام سے آپکو بھائی نہ پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیر حسن

لشکرِ شام پر تلوار کے بن حملہ کیا
کربلا میں یوں بندے اصغر بہ شبیر حسن

آپ کے حضرت عباس بھی شاگرد
کل جہانوں میں یہ آپ کی توقیر حسن

پہلے دشمن نہ جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پر ترے مارے گئے تیرے حسن

پھر جو لوٹا تھا جنازے ترا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینب دلگوش حسن

ابنِ زہرا کو **نقہ**، کرکے مسلمان شد
بھول بیٹھ، کہ میں قرآن کی تفسیر

دیکھو بالکل **مرتضیٰ قاسم**
حق ادا تم نہ کر دیا قاسم

شام والوں پر چھا گیا قاسم
ایسے عیا بن گیا قاسم

ہوکے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسم

بانٹتا غریب امیروں کو
اتنا تو نہ جو دیا قاسم

خوش ہوئے مجتبیٰ ولادت پر
تجہ سا بیٹا عطا ہوا قاسم

لکھ اشعار مدحِ قاسم میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسم

لکھنا بیٹھا **نقہ** تو مولا
کام آسان کر دیا قاسم

حیدر نہ مشکلوں میں بھی تنہا رہیں چھوڑا
میں نہ کبھی علی کو بلانے چھوڑا

خیبر میں آگئے ہیں مدد کو رسول کی
حیدر نہ تو نبی کو اکیلے چھوڑا

بچ کر علی کے وار سے کفار بھاگ گئے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولا کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی
جس نے علی کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدر کی مدح کمر تو شاعر بنا دیا
کرنا **نقہ** شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

را۔ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسن
آپ نہ ایسہ بچایا دین۔ پیغمبر حسن

مصطفیٰ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ان لوگوں نہ اب آپ کا اکبر حسن
کرتی شان حدیث منیت یٰ آشکار
تو پیغمبر اور تجھ سر میں پیغمبر حسن

کس طرح ہوگی جنان میں جانہ خواہش مجھ
جب عزا خانہ سجا آپ کا گھر پر حسن

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا جو
یعنی اس نہ حج کے ستر و ہاں جاکر حسن

چاہئے جو کچھ جس آجائے ان کے در پہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر حسن

تم ہو قرآن کے محافظ حافظ قرآن تمہیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر حسن

قتل بھائی ہو گیا خیمہ جل چادر لٹی
ہو گیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسن

ثانی زہرا! پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکنے تربتِ اصف حسن
بین و منظر حق کیسے کرے گا جس گھڑی
مرتضیٰ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسن

گردن رہے خدا میں کٹا دی حسین
مت جانے کو اپنی دکھا دی حسین

مومن شہید ہو کے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ اک سنا دی حسین

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصد حسن
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسین

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تری و مٹا دی حسینؑ

اپنا گلا کٹا ک سر دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ

اصغرؑ مدد کو آگئے اس دم حسینؑ کی
ہل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ

محشر کی دھوپ دور ، دنیا میں ہی
چادر مار سر پہ اڑھا دی حسینؑ

انصار شہ ک ک کتہ ہیں تم کو سلام
لمحوں میں وگئے و علیؑ السلام

اس واسطے بندہ ہیں یہ ممان شاہ ک
کرتہ تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام

اٹھیں گے دیکھ کر تمہیں عزت میں سب
بخشا ہے یہ بتولؑ تم کو مقام

اتھوں کو باندھ کر و معافی کو آگئے
بس ایک دن میں چھوڑ ک یوں فوجِ شام

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو اہل ،

پانی ابھی نہ ہیں یہاں تم جو آئے و
ساقیؑ تمہیں پلائیں گے کوثر کا جام

کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نہ یہ دیا ہے پیام
سب انبیاءؑ کھڑے وئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں ک آپ کا اب ہے کلام

دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر **فقہ**
آکر حسینؑ کے یوں بننے میں غلام ہو

میں قید میں پر خلق کے مختار میں سجد
مظلومی میں بھی حیدرِ کرار میں سجد

منصب کے امامت کا یہاں صبر میں وزن
شیر پر جاں دینے کو تیار میں سجد

جب آپؐ نے خطبہ دیا تب حشر پیا تھا
خطبات سبھی آپؐ کے تلوار میں سجد

کی مجلس شیر پیا شام میں جاکر
پر لے لے شہر والا کے عزادار میں سجد
جو شام گیا لیک انہیں کرب و بلا سے
اس قافلہ کے قافلہ سالار میں سجد

مولاؑ نے جانوں میں پھیلائی ادایت
حق بات میں دین کے مددگار میں سجد

کتنی عبادت مری زینت میں انہی سے
سجد پر پکارا مرے سردار میں سجد

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے **فقہ** کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار میں سجد

کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائی **عیا**
ختم ہوتی ہی نہ میں دل سے ولائ **عیا**

فاطمہؑ زہراؑ نے جب لا دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپؐ کی عظمت کو گھٹائے **عیا**

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپؐ کے در پر جو جھکائے **عیا**
شور میدان میں ہوا آگے شیرِ خاں
تھامے تلوار جو صفین میں آئے **عیا**

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
زاگرِ سبطِ نبیؐ اور گھائے

آٹے میں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر تیرے پرچم کے ہیں ساءِ
کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے

شائے کی پیاس پہ جب میں نے لکھ لکھ شعر
جام کوثر کا پلانے مجھے آئے

تو کہیں ہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے در در جنت
ہے کہیں ہاں مجلسِ شبیر سے ریتِ جنت
م علیؑ والے ہیں جنت کے نہ یہیں محتاج
بیچی بے لول نہ دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علیؑ کرنا ہے آئی خوشبو
کونین کے ر کوئے میں چھائی خوشبو
مدحت میں علیؑ کی نہ ہو کیسے مصروف
مجلس سے خود خلد نہ پائی خوشبو

چهدی جو مشڪِ سڪيندڙ ٿو رو ديئڙ سقاءِ
ٻڌا جو پاني ٿو عباس ۾ اشڪ ٻار ٻوٽ

وا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازیؔ کی
تو اس گھڑی شدؔ۔ مظلومؔ بے قرارؔ ہو

نقہ حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؔ کے نالوں سے سوگوارؔ ہوئے
اس پرؔ تو مہربانؔ کی اکو
کے نقہ مدح خوانؔ کی اکو

وہ وطن میں سنیؔ کی صفحہ ز
تم نہ دی جو اذانؔ کی اکو

ازن تجھ کو حسینؔ دیں کیسے
تو تو زینبؔ کی جانبؔ کی اکو

نورؔ شدؔ کی گیا تر غم میں
تو شدؔ۔ دیںؔ کا مانسؔ کی اکو

لیڈؔ لیڈؔ جو کیا وار علی اصغرؔ رہ
ظلم کو کردیا مردار علی اصغرؔ رہ

نامِ سقائؔ سکینہؔ جو لگاتارؔ ہیں سبیل
ایسہؔ بچوں سے کیا پیار علی اصغرؔ رہ

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرؔ کرا رہ علی اصغرؔ
اشقیا روزؔ لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؔ رہ

خشکؔ ونٹوں پرؔ زباں سوکھی پہرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؔ رہ

مدح خوانی کیلئےؔ تجھ کو نقہ بخشؔ ہیں
لیکے عباسؔ سے اشعار علی اصغرؔ رہ

خلدِ بریںؔ کیسےؔ کمائی حبیبؔ رہ
دوبار شدؔ پرؔ جان لٹائی حبیبؔ رہ

دنیا میں منزلت و کوئی پائیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حسینؑ

میثمؑ علیؑ کی شان سناتاؑ ہیں رجبؑ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حسینؑ

اللہ کے حبیبؑ سے پائے داد یوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حسینؑ
جنگِ حبیبؑ دیکھ کے مہدیؑ زہد کا
بنا اب تو میرا سپاہی حبیبؑ

شہداءؑ نے **نقہ** حبیبؑ کو خط سے بلایا
عزتِ زیادؑ سب سے پائی حبیبؑ

موسمِ پھر آگیا سے **انا غدیر کا**
لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائیؑ کا بن گیا مولا غدیر کا
وگا جان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سے رہا وہ بکرا غدیر کا

پہلے پہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
وگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

چہرے دکھائے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھؑ
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا
مجھ کو مقصرین کی پہچان ہو گئی
میں نے لگایا جب سے نعرہ غدیر کا

اللہ سقیفہ چہرے چھپانے لگا تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نے مقصروں کو جلایا اس گھڑی
منظر **نقہ** کو یاد جب آیا غدیر کا

آج احمدؑ کو لبوں پر کیا حسیں اعلانؑ
بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احساری

تمازت شمس کی اور تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدانؑ

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کو پالان سے بنا جو منبرِ پالانؑ

حکمِ خالق سے علیؑ مرتضیٰ مولا بنے
جو انہیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطانؑ

آو سب دنیا کو بندوں اس غدیریؑ را پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسانؑ
علیؑ دنیا کا مولا اوی بھائی مرا
دو جہاں میں یہ رسولؑ پاک کا فرما رک

منقبت لکھتے جو رتے وہ علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے نقیہؑ مہدیؑ کا یہ احساری

سن کو پیغمبرؑ سے اعلانِ غدیرؑ
لکھیں گے سلہا دیوانِ غدیرؑ

تاج پوشیؑ علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیرؑ

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کو پالانِ غدیرؑ

ساتھ آئے ہیں بتر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیرؑ

جو منافق کو لئے آیا تھا سنگ
ہم کو میں کیوں اسکو سامانِ غدیرؑ

آگئی بلغ کی آیت ا رسولؑ
عرش سے آیا ہے سامانِ غدیرؑ

ماننا ۛۛ ۛۛ و ۛۛ نبی ۛ جو بولیں گے
ۛ میں ۛ اس وقت سلطان ۛ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ۛۛ ان سے ۛی
لیتے ۛ میں پالان سلھا ۛ غدیر

خوش دکھیں گے ۛ بوڑ ۛ و سلھا ۛ
مرتضٰ ۛوگیں جو عنوان ۛ غدیر

نہیں ۛ میں قاسم ۛ و اکبر ۛر ۛ حسہ ۛنہیں
شد ۛید ۛو گیا لشکر حسین ۛ تنہیں

سنی حسین ۛ سے ۛل من کی ۛ صدا جس دم
گر ۛ میں جھولا ۛ سے اصغر ۛ حسین ۛ تنہیں

اٹھا کے ۛاتھوں میں تلوار ازن لینے ۛ آئے
یہ ۛ کے ۛ عابد ۛ مضطر ۛ حسین ۛ تنہیں

وہاں ۛۛ لاکھوں کا لشکر ۛہاں اکیلا ۛ حسہ
کہاں ۛو غازی دلاور ۛ حسین ۛ تنہیں

وہ ۛ مارتے ۛ میں ستم گر جو ۛاتھ میں آیا
مدد کو آئے ۛ حیدر ۛ حسین ۛ تنہیں

شد ۛید زینب ۛ دلگیر ۛ کے پسر بھی ۛوڑ
نہیں رہا کوئی یاور حسین ۛ تنہیں

لگا تھا تیر گلے میں ۛ جو اصغر ۛر
شد ۛید ۛوگئے اصغر ۛ حسین ۛ تنہیں

جب سنا آخری اعلان ۛ غدیر ۛ خم میں
ۛوگیا شیخ کو ۛذیان ۛ غدیر ۛ خم میں

مولا بنتے ۛوڑ ۛاتھوں پہ ۛ نبی ۛکے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن ۛ غدیر ۛ خم میں

ڪس طرح شيخ جي ميدان ۾ ۽ وڃاڻ ۾ فرار
آڻ ۾ ته ۽ ان ڪ ۾ جو پالان غدير ۾ خم ۾

خم ڪ ۾ ميدان ۾ ۾ بن ۾ مولا علي ۾ ۾ مولا
خلد ڪا رست ۾ ۾ ۾ آسان غدير ۾ خم ۾

سن ڪ ۾ اعلان ۾ نبی ۾ لوگ جو ڪچھ جل بيٺھ
تين شڪلون ۾ ۾ تها شيطان غدير ۾ خم ۾

سامن ۾ دنيا ڪ ۾ حيد ڪو بنايا مولا
۾ وگيا سب ۾ ۾ ۾ احسان غدير ۾ خم ۾

آخري خطب ۾ سنا تها جو رسول الله ۾ ۾
نڪلي ڪچھ لوگون ڪي ۾ ۾ جان غدير ۾ خم ۾

سب ڪا مولا ۾ ۾ و ۾ ۾ جو ۾ ۾ ۾ ڪا بهائ
۾ وگڏ ۾ ۾ ۾ سب اعلان غدير ۾ خم ۾

مولا ۾ بنت ۾ ۾ و ۾ ۾ حيد ڪو جو ديكهار [نق](#)
شيخ ڪ ۾ ڏوب ۾ ۾ ۾ ارمان غدير ۾ خم ۾

کیسہ کریں بیان فضیلت حسنہ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسنہ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہمت دلوں نے اپنے جو بیعت حسنہ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھ لائیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہمت حسنہ کی

روکو گئے کتنا ذکرِ حسنہ ابنِ مرتضیٰ
دیکھو جہان بھر میں ہمت حسنہ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہمت حسنہ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کہ سب بھاگے خوف سے
اتنی ہمت فوجِ شام پر ہمت حسنہ کی

جائے گا پھر کہانیاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسنہ کی
مارے ہیں تیرے، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہمت تلاوت حسنہ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہمت سب
تو ہمت رضا خدا کی محبت حسنہ کی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لہ گا بدلا فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگے سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا روتے فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہمت جب تیرا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آکر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ
بخشوائے گا **خفہ** کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھا جو قصیدہ فاطمہؑ

مصطفیٰ کا شباب میں باق
پانچویں بو تراب میں باق

ان کو بھیجا ہے مصطفیٰؐ ز سلام
اتنے عزت مآب میں باق

صبر کا آفتاب میں سجھا
علم کا آفتاب میں باق

سیدھے رستے پہ پڑھ کے آئے اس
دینِ حق کی کتاب میں باق

خفہ قلب میں شہسوار کے اور حسنِ رک
صندلی اک گلاب میں باق

کتنے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقی
ہیں سب کے سب غلام تمہارے علی نقی

میں نے سنائی جب سے مدحت یہ آپ کی
لگتی ہیں شعر، چاند ستارے علی نقی

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقی

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے میں
دنیا و آخرت کے سے ہمارے علی نقی

مومن ہیں جتنے بھی نقی دعویٰ یہ اُنکا ہے
میں غلام، آقا ہمارے علی نقی

رہنا نہ ہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا یہ دور
وہ جاگا تو لمحوں میں ورزا خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نہ پکارا علیؑ کی
پھر بھاگتا ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو چاہیے
وہاں کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا یہ دور

جو چاہتا ہیں روکنا حیدرؑ کا تذکر
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہیں ہیں علیؑ، **نقہ**
وہاں نہ ہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰ سے دور

زباں پہ جس کی بھی حیدر کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سدؑ میں، تب بھی
کبھی بھی پھر مجھؑ جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگیؑ ہو جاؑ گی جہاں میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چارسو نہ موی

ملک یہ کہ نہ لگے آگؑ جشنِ حیدؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنت کی آرزو نہ موی

علیؑ سدؑ بغض جو رکھتا ہو گا زندگی بھر
تو ایساؑ شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

مہرؑ کی ثنا تو بت بلند **نقہ**
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

پہریؑ جس گھڑی تیری زباں لب پر علیؑ اصوؑ
ہواؑ گونگا اس دم شام کا لشکر علیؑ اصوؑ

تمہیں سب دیکھ کر بولاؑ، تہاؑ جتناؑ فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ، یٰ حیدؑ علیؑ اصوؑ

کوئی زندؑ نہیں بچ سکتا، کہتاؑ ہیں یہ سب شامی
وہاں سدؑ لیکؑ اترؑ ہیں جو اب سروؑ، علیؑ اصوؑ

نہیںؑ ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرؑ
کیاؑ حملہؑ تو نہ اس طرح آکر علیؑ اصوؑ

نقہ جو کرتا رہتاؑ ثنا شہید کی گھر گھر
کیا احسانؑ یہ آپؑ نہ مجھ پر علیؑ اصوؑ

آپؑ کی مدحت کروں کیسےؑ بیان ام البنین
حضرتِ عباسؑ کسی میں آپؑ ماں ام البنین

آپ کے بیٹے کے قبضے میں آئے وہ زہر فرات
آپ کے قبضے میں آئے یہ گل جہاں ام البنین
دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰ کی ماریہ مرتبہ
آلہ زہرا آپ کو کہتی اے ماں ام البنین

پہلے زہرا سے ملک کرتے تھے اگر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنین

حیدر صفدر کی پہلے رازداں تھیں فاطمہ
آج ہیں شیر خدا کی رازداں ام البنین

آپ آلہ فاطمہ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتی ہیں سب خود اپنی ماں ام البنین

آپ کی مدحت **نقہ** کس طرح سے لکھتے بھلا
ہیں کہہاں پر آپ اور میں آؤں کہہاں ام البنین

ہوئی جہاں کو معلوم بات زینب سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینب سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینب سے

عدو کے گھر میں بپا کی مجلسِ شہید
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینب سے

جگہ جگہ پہ بتایا کون حق پر
"ملی دین خدا کو حیات زینب سے"

ہوا لاکھوں کے مجھ میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینب سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا تو نہ
حیات پاتی یوں کائنات زینب سے

علی کے لئے میں خط دیا **نقہ** نقوی
یزید خوف میں آکر کہے بات زینب سے

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلام ہوا
تو سوچو تم ذرا ہوگا کہ ہاں مقام ہوا

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلام ہوا

میرے نبیؐ پہ جب آیل وقت مشکل کا
پڑھی وہ نادر ہوا اور پکارا نام ہوا

جہاں میں کر گئی ثابت یں جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگاری میں امام ہوا

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ لکے احترام بنو
بتول کرتی ہیں خود اٹھ لکے احترام ہوا

فقہ مدینہؓ سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا وہ پورا یوں زینبؓ نے انتقام ہوا

رعب یوں عونؓ و محمدؓ کل دشمن پریت
غازیؓ کے شاگرد ہیں یں، ان میں ہیں لشکریت

جب نواسوں کا علیؓ کے ذکر میں نہ کیا
زینبؓ دلگیر دیتی ہیں دعا اگریت

جب ہوا عفو و محمدؐ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہ سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؓ کے یہ دلبریت
آگئے عونؓ و محمدؓ، غازیؓ سیکھی جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا ان کو شاہانہ
فتح کی خاطر تھا ورزہ شاہانہ کا اصغر بہت

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں

اثر آیا وفا کا غاز ی کی پرنیت

جب سد دیکھی شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی قصید آپ کے گھر گھر بت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈال جنگ کے میدان میں اژدر بت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملہ دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بت

زینب دلگیر کے گھر کہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غاز ی و سروریت
کربلا میں جنگ شد زادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بت

دیکھ کر عون و محمد کی وغا دیتیں داد
حیدر و عبید و سیر و قاسم و اکھبریت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکر شر پر بت

جب سد آئے ہیں یہ دونوں زینب کے گھر
زینب کبریٰ کا روشن ہو گئی گھر بت

کربلا کی جنگ میں زینب کے دونوں بیٹوں
جنگ خیر کی طرح سب کے اڑائے سر بت

جس نے چھوڑا زینب دلگیر کے بیٹوں کا ذکر
و تڑپتا دکھ رہا ہے اب سر محشر بت

دل میں رکھی ہے مار آل احمد کی ولا
کر رہا ہے ہم پر احسان خالق اکبر بت
اتنے حملے ہیں کئے زینب کے بیٹوں نہ ہواں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدریت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا دونوں نے
مچ گئی لچل **نق** میدان کے اندر بت

یوں منافق کو بے قراری
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری

ہر گھڑی بس عیا کرنا
بس یہی زندگی ہماری

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری

ہوا مشکل میں مرتضیٰ رسولؐ
اس مشکل میں بس تمہاری

چاہا آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
مذہبِ نبویؐ زندگی گزارا
ذکرِ حیدرؑ یوں کر رہیں
اسی نے زندگی سنواری

معجزہ دنیا کو ایسا دکھایا آپؐ
کعبہ کی دیوار میں اک در بنایا آپؐ

جس علیؑ کی دونوں دنیا میرے ہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو سکھایا آپؐ

آپؐ کی نسل سے نسلِ امامت چلی
سلسلہ یوں امامت کا چلایا آپؐ

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ناز اٹھایا آپؐ

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؐ

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؓ
جو ہیں خلق میں رتبہ پائے خدیجہؓ

نبیؐ کو انعام میں فاطمہ دی
محمدؐ پہ بھی عطاء خدیجہؓ

تھا جو زندگی میں خدیجہؓ نہ پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹاؤ خدیجہؓ

ہیں زینبؓ نہ بُورا کی اوڑھیں ردائیں
ہیں زہراؓ نہ اوڑھی ردائے خدیجہؓ

ہیں اس نہ بی زینبؓ کو پردہ سکھایا
جس پر دے کرنا سکھائے خدیجہؓ

جہاں میں نہ ہیں کوئی مل پائے خاتون
محمدؐ کو بتر، سوائے خدیجہؓ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں **فقہ** کو
جو اشعار لکھتے برائے خدیجہؓ

امامؑ کے جنہیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

تھا امامؑ کی کس طرح ہم لکھوں میں بھلا
جس سے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جس سے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطاء امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جنہاں میں مکان اپنے **فقہ**
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

بارہویں سرکار کا کعبہ رہنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؓ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکم مہدیؑ سے بندے گائی کا روضہ دیکھنا

فاطمہؓ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کل بیٹا دیکھنا
پرچم عباسؑ کعبہ پر لگائیں گے
کونہ کونہ میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونہ تو دو تم بس ظہور
خود در زہراؑ پر ہوگا جاکہ سجدہ دیکھنا

قبضہ کر کے بیٹھو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبہ کے میں اصل وارث میرے مولا، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدی کا چھینا تھا جس لہ
ذولفقار مرتضیٰؑ کا آنے حملہ دیکھنا

دن آگیا خوشی کا دن یہ فاطمہؑ کی عید
دل سے خوشی منا کے دن سیدؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا دن وہ رسولِ خدا کا
یعنی کے آج وہ گئی یہ مصطفیٰ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیا
اس واسطے یہ بن گئی گلِ انبیا کی عید

زہراؑ کی عید تو حسبا و حسنین خوش
اس طرح آج وہ گئی شیرِ خدا کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بندہ مہر آج امام
اس خوشی میں آج امامِ زہا کی عید

عابد کو قاتلانہ شہداء دیں کہ سر ہا
خوش ہو کہ رزمیہ ہیں کہ فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و نور کی تم بھی کرو **نقہ**
یہ دن بہت حسینؑ، سیدؑ کی عید

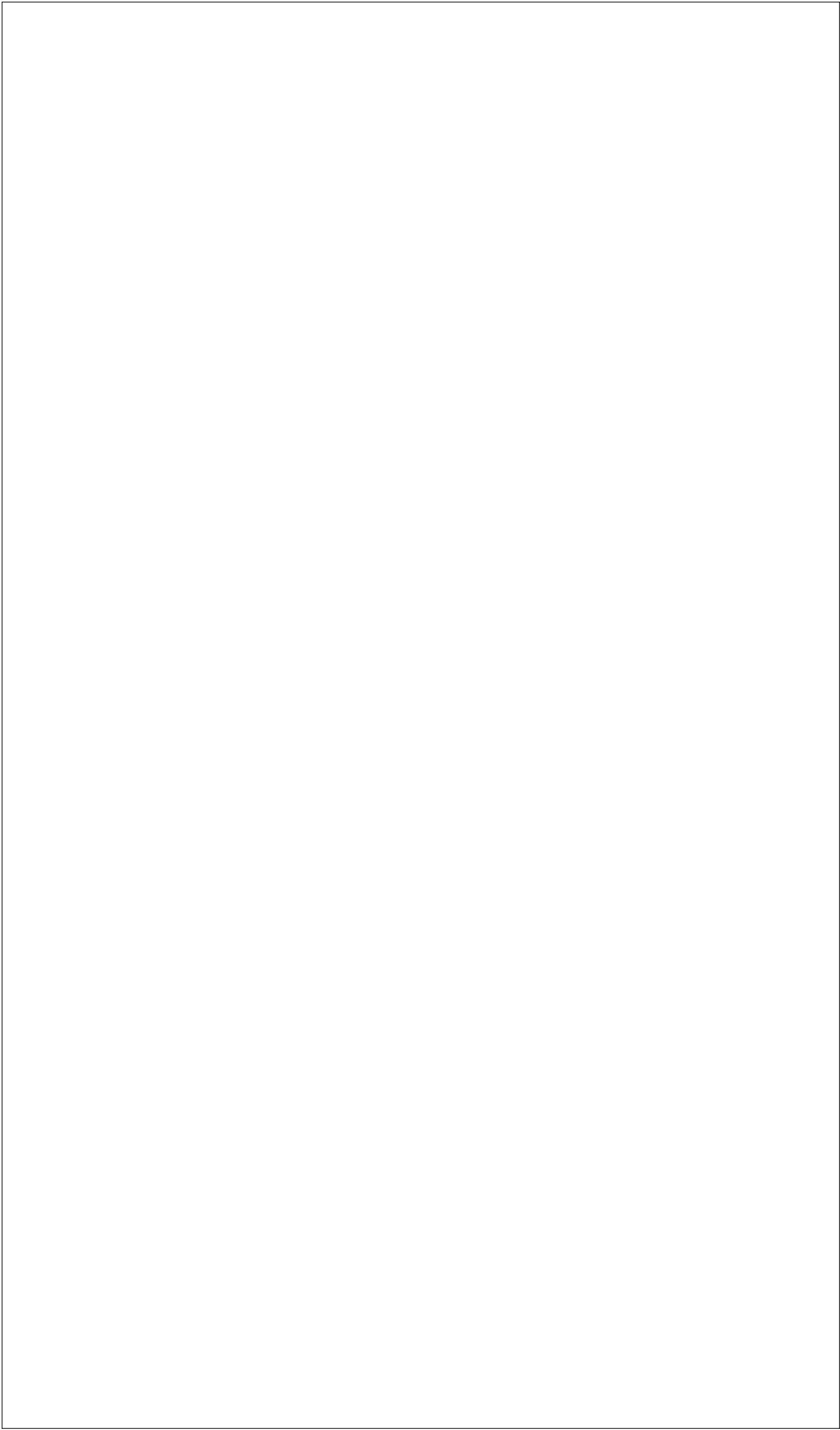
اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدر
ہیں ہر طریقہ سے ساری اک سی آلِ حیدر

تھا کوئے طور پر موسیٰؑ جو جاگ دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدر

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نہ دیو جوابات
واللہ نہ اٹھا اب تک سوالِ حیدر

عمرانؑ نہ نہت احمد کا خیال رکھا
اور اب خدا کے پیغمبر کو خیالِ حیدر

مشکل میں اب **نقہ** بس مومن کا اک سے ہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدر



محبوبِ حقؑ کے سجدوں کی عزتؑ فاطمہؑ
اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمتؑ فاطمہؑ

ظالم کے ہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالتؑ فاطمہؑ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؑ نے کہہ دی
میری علیؑ کے پاس امانتؑ فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپؐ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادتؑ فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا حقؑ کیا بیان ہے
قرآن کے رسولؐ کی عزتؑ فاطمہؑ

سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حید
دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حید

پہچان ہو گئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نہ تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حید

جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کر رہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حید

اللہ کا پسندیدہ ذکر ہے کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِ حید

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر
پھر کیا نبیؐ نہ رہا بار ذکرِ حید

کاٹی زبانِ میثمؑ سب دشمنوں نہ مل کر
پاکر کیا ہے اس نہ اقرار ذکرِ حید

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی ہے گفتار ذکرِ حید

مدح کیسے کروں تیری زہرا
مدح خواں ہیں تیرے نبیؐ زہرا

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہرا

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہرا

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہرا

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی لادلی زہرا

مصطفیٰؐ سے منافقت کی
تجہ سے کہ ان کو دشمنی نہ رہے

آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہ چان نہ سکی نہ رہے
یہ خدا کا حق ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تیری نہ رہے

شام کی فوج کو جو صبح سے چھوڑا حرمِ رز
پایا شبیر کہ لشکر میں سویرا حرمِ رز

عزتیں پائی ہیں شبیر کہ در سے اتنی
فاطمہ نہ رہا کا رومال بھی پایا حرمِ رز

سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں انکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرمِ رز

دیکھ کر حرم کو ہوئی وہی انہی عزت میں کھڑا
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرمِ رز

فاطمہ نہ رہا کا رومال ملا جو کو حق
رتبہ یوں پایا ہے سلمان سے اونچا حرمِ رز

ہر اک کو رزق ۛۛ بانٹا علی ۛ کی بیٹھی
کسی سے کچھ نہ میں مانگا علی ۛ کی بیٹھی

سنایا ایسا ۛۛ خطبہ علی ۛ کی بیٹھی
یزید کو کیا رسوا علی ۛ کی بیٹھی

ہر ایک چیز کو خاموش کر دیا ایسا
جما لیا ۛۛ جو قبضہ علی ۛ کی بیٹھی

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
"بہرم حسیہ نہ کا رکھا عی کی بیٹھی"

وہ ۛۛ میں خوش تری آمد سے پنچتن ۛ سلار
مقام پا لیا ایسا علی ۛ کی بیٹھی

یزید لعنتی ۛۛ قاتلِ امام حسین
یہ کھل کے سب کو بتایا علی ۛ کی بیٹھی

یزید موت تری ۛوگئی تھی اس لمحہ
کیا جو خطبہ سے حملہ علی ۛ کی بیٹھی
بچایا دین نہ ی ۛ کو حسین لیکن
حسینیت کو بچایا علی ۛ کی بیٹھی

فقہ کو شاعر مولا ۛ بنا دیا تو
یہ دے دیا مجھ ۛ رتبہ علی ۛ کی بیٹھی

میں بیان کیسے ۛ کروں آپ کا انداز فقہ
باتوں باتوں میں ی کر دیتے ۛ میں اعجاز فقہ

فاطمہ ۛ زہرا ۛ مجھ ۛ آکے دعا دیں لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز فقہ

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کر ۛ اعزاز فقہ

لیکے آئے ۛ میں ملک خلد سے اک ایک فقہ
تیری مدحت میں جو شامل کئے ۛ الفاظ فقہ

اسو۔ زہراؑ سہ جس کو آگہیؑ و جا! گی
شخصیت و اس جہاں میں خود سخیؑ و جائیگی

حبّ زہراؑ سہ جو دل میں روشنیؑ و جائیگی
تب عدوؑ فاطمہؑ سہ دشمنیؑ و جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ و دشمن کی رکھی رب! سزا
ذات و زندہؑ لیکن موت سیؑ و جائیگی

نوری شدہؑ زادیؑ میں میری تزکرہؑ بھی نورؑ
جن کی الفت سہ لحد میں روشنیؑ و جائیگی

بضعۃؑ مئیؑ محمدؑ زہراؑ کئی اسنہؑ شیخ
ان کی الفت سہ گناہوں میں کمیؑ و جائیگی

لعن بھیجو دشمن زہراؑ! تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتریؑ و جائیگی

آپؑ میں خاتونِ جنتؑ آپؑ میں خیرالنسا
ان کی الفت حشر میں چہاؑں گہنیؑ و جائیگی
مصطفیٰؑ کی آل سہ گر بغض رکھوگیاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگیؑ و جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشؑ عزا
آپیں گی زہراؑ، فضا بھی جنتیؑ و جائیگی

مانگنہؑ خیرات آیا بابِ شہؑ رِ علم تک
منقبت ابؑ یقین پوریؑ و جائیگی

خانداں میں اصغر رہا کا بیٹا
صغیرؑ و گیا اکبر رہا کا بیٹا

و جنگ جیت گیا کربلاؑ میدان میں
زباں پھرا کؑ لبوں پر رہا کا بیٹا

سپا۔ شام کو ننس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدر، ربا کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سدا آتا کہ اکثر ربا کا بیٹا

ملیں کہ نعمتیں زرا کی مدح سا کیا کیا
وہ فضل کرتا کہ ہم پر ربا کا بیٹا

گرا کہ جھولا سدا آواز استغاثہ پر
صدا حسن کی سن کر ربا کا بیٹا

وہ حرملہ گیا جاں سدا جو دیکھا شہداء کو
یہ لیکہ آگاہ سرو، ربا کا بیٹا

کربلا کہ جو شان و شوکت سدا
صرف زینب تمہاری محنت سدا

نام حیدر زبان پر آنا
تم کو بچنا وہ جب ہلاکت سدا

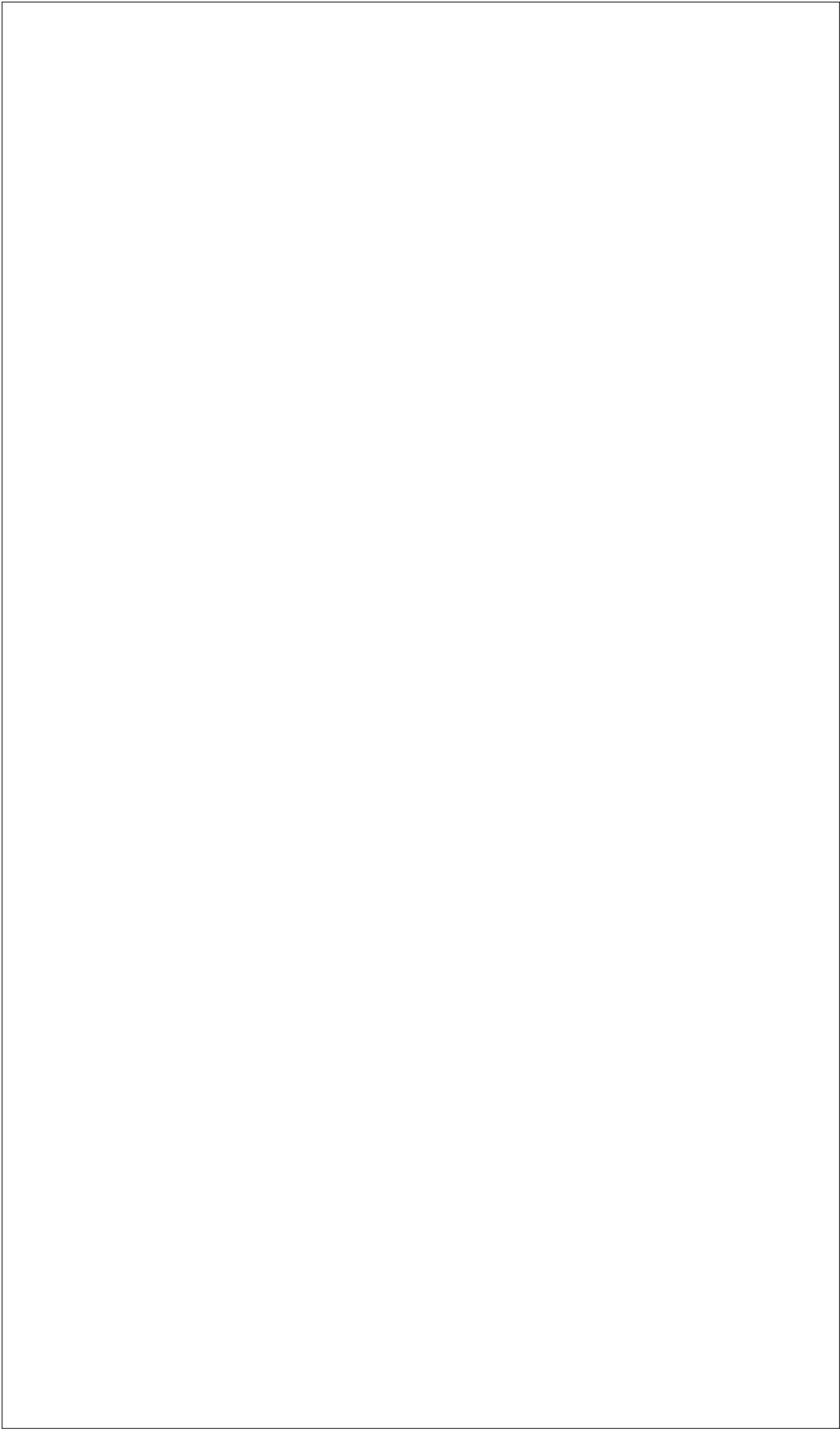
یا علی کہ کہ دیل مشکل میں
مل گئی کہ نجات آفت سدا

شیخ کیسہ بچہ گا محشر میں
زینب کھو کی عدالت سدا

لجہ حیدر کا تیر لہجہ میں
دیکھنے سب لگا یہ حیرت سدا

صرف دنیا میں آپ ہیں ایسی
پنجتن خوش ہوئے ولادت سے
گھر پر پرچم لگا کہ غلہ کا
رہا ہوں تبھی حفاظت سدا

وگئے گونگے سب سپا
ثانی فاطمہ کی بیت سدا



بغیرِ ثانی۔ زہراؑ بیان کیسےؑ او
اؑ کربلاؑ ترا قصہؑ بیان کیسےؑ او

ہر اک یزید کا شجرؑ دکھا کہ دنیا کو
بتا دیا کہ تیرؑ بیان کیسےؑ او

کرم کہ آپ کا بی بیؑ، وگرنہؑ سوچتیؑم
جہانؑ شر میں عقیدہؑ بیان کیسےؑ او

لگا کہ نعرہؑ حیدرؑ یہؑ مہِ راز کھلا
اک ایک فرد کا شجرؑ بیان کیسےؑ او

کہ جیسےؑ کوزہؑ میں دریا سما نہؑیں سکتا
ثناءؑ زینبؑ کبریؑؑ بیان کیسےؑ او

ثناءؑ زینبؑ کبریؑؑ منزلؑ سدرؑ
ثناءؑ زینبؑ صغریؑؑ بیان کیسےؑ او

حیاتِ ثانی۔ زہراؑ کی دیکھا تاریخ
معانی صبر کا وزنؑ بیان کیسےؑ او

نتیجہؑ محنتِ زینبؑ کا کہ فقطؑ وہؑ
یہؑ ایک ذکرؑ ہمیشہؑ بیان کیسےؑ او

بتا دیا کہ یہؑ زینبؑ نہؑ شام و کوفہ میں
علیؑ کہ لہجہؑ میں حق کا بیان کیسےؑ او

افاقؑ ہوتا کہ جس سےؑ فلک نشینوں کو
بتولؑ آپ کا فاقہؑ بیان کیسےؑ او

علیؑ کو مان لو اؑ منکرؑ علیؑ وہؑ
جو حشر حشر میںؑ وگا بیان کیسےؑ او

خدا کا شکر کہ اللہؑامؑ وگئےؑ اشعار
نقیؑ تو سوچتا رہتاؑ بیان کیسےؑ او

دل سے دنیا کا ہر اک خوف مٹا دیتی ہے
یہ عزا، موت کو بھی دوست بنا دیتی ہے

باپ ایسا ہے جو خورشید پلٹ دے واپس
بیٹی ایسی ہے جو خورشید بجھا دیتی ہے

اس میں ہے زینبِ دلگیر کی محنت کا اثر
ماں عزاداروں کو جینے کی دعا دیتی ہے

نوکِ نیز سے حسینِ ابنِ علی کی کرتی ہیں
مدحِ زینب بھی تلاوت کا مزہ دیتی ہے

شام جب بڑھنے لگے کرب و بلا کی جانب
تیرے خطبات کی قندیل ضیا دیتی ہے

کام شبیر نے کر ڈالا وہ اک لمحہ میں
فکر نیوں کی جہاں عمر لگا دیتی ہے

بالیقیں وقت کے مومس ہیں حسنِ ابنِ علی
اور سہارا یہ انہیں بن کے عصا، دیتی ہے
یہ مسلمان ہیں جو سادات سے چادر چھینیں
اور اک امتِ عیسیٰ ہی، ردا دیتی ہے

کرکے ساکت اک اشار سے ہر اک شے کو **نقی** ہے
دخترِ حیدرِ صفر ہے بتا دیتی ہے

مسکراہٹ رخِ مرسل ہے سجانے والا
آگیا دین کے دشمن کو رلائے والا

نعتِ آغوشِ محمد میں پڑھیں گے وہ ابھی
آج قرآن ہے قرآن سنانے والا

درِ خیبر کو اکھاڑے تو ہے حیرت کیسی
شمس انگلی کے اشار ہے چلانے والا

خود بتائے گا یہ شیطان بروزِ محشر

کون تھا پھر مجھؑ شیطان بنانہ والا

دوشِ احمدؑ پہ علیؑ چڑھ کؑ وہ کتنے بلند
جانؑ کیا ہوگا وہؑ کاندھوں پہ اٹھانہ والا

امّتی ڈر کؑ پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے
صرف حیدرؑ ہی مؑ میدانِ سدؑ نہ جازِ والا
سجدؑ واجب مؑ ہر اک آدمی پر آج **نقہ**
آیا مؑ دہر میں آدمؑ کو بننے والا

نام۔ حیدر کا اثر اچھا لگا
مشکلورہ کا اب سفر اچھا لگا

رب نہؑ اپنی مرضی دؑ دی مؑ کسؑ
کس کا سونا اس قدر اچھا لگا

مل گئے تیرؑ رجب کو دونوں نور
مجمع۔ شمس و قمر اچھا لگا

محفل۔ حیدرؑ میں زؑ رہ آئی ہیں
آج جنتِ سدؑ یہ گھر اچھا لگا

جب خزاں آئی مؑ باغِ دین پر
کس گھرانہ کا شجر اچھا لگا

خوش نما مؑ ماں نوازی رب نہؑ کی
کعبہؑ میں اک اور در اچھا لگا

بھاگؑ بت کعبہؑ سدؑ، آیا بت شکن
آج رب کو اپنا گھر اچھا لگا

جنگ میں بھیجی خدا نہؑ ذوالفقار
کس کا لڑنا اس قدر اچھا لگا

بخش دیجؑ وہ **نقی**ؑ کو یا علیؑ
دار پر میٹھ کا گھر اچھا لگا

نام میں اپنے نقیؑ، نقوی کو آتا دیکھ کر

شکرِ خالق کررہا ہوں اپنا شجرہ دیکھ کر

رہنما ہادی سا لا کر تو دکھا دے اگر
دین کی تبلیغ بھی ہو جس کا چہرہ دیکھ کر

فخرِ موسیٰ ہیں عصا کی کیا ضرورت! انہی
مرد ہوں جو جاتا ہوں زندہ اک اشارہ دیکھ کر

پھر تو یہ طہ ہوں کہ حسنِ غازی بھی پایلی جب
یاد آئے ہیں علیؑ چہرہ حق کا دیکھ کر
جب کیا صحرا کو گلشن تب جہاں پر کھل گیا
آئی ہوں فصلِ بہاراں ان کا رستہ دیکھ کر

اس علیؑ نہ ہوں بھی بچا کی طرح آکر دہر میں
آنکھ کھولی ہوں محمدؐ کا ہی چہرہ دیکھ کر

کہ ہوں رہے ہیں کبریا سے، وا کیا جنت ہوں یہ
محفلِ یاد ی کا لہجہ اک نظام دیکھ کر

دیکھو کمال اس نہ جو حیدرؑ کہ وارِ
خالق قصیدہ پڑھنے لگا ذوالفقارؑ

امت ہوں مال لوٹنے میں ہی لگی ہوئی
مولا علیؑ تو چل دیئے دشمن کو مار کے

تاریکی لحد میں چمکتا دکھا جو نور
تب حوصلہ بڑھائیں دلِ بہ قرار کے

پلٹا دیا ہوں ڈوبتا سورج اشارہ سے
مالک علیؑ ہیں مرضی پروردگاری کے
اوقات کیا تھی اس کی، جہاں کو دکھا گئے
شبرؑ کسی کو منبرِ جد سے اتار کے

عمرانؑ رگ چمن میں کھلی دوسری کلی
ہیں دینِ کردگار میں موسمِ بہار کے

تیغوں سے مصطفیٰ کو علیؑ بچا لیا

تیغوں کے سائے میں شبِ جرت گزار کے

یہ آسمان پہ چاند ستارے ہیں
ذرّے ہیں مرتضیٰ کے قدمی غبار کے

جہانِ ظلم یوں ہے شیرِ رز اُجاڑ دیا
یزیدیت کا جنازہ زمیں میں گاڑ دیا

یزید لعنتی ہے تو تو خاندانِ سمیت
اک ایک چہرے سے شدت ہے نقاب پہاڑ دیا

چلا کے تیغ تبسم کی رن میں اصغرِ رز
عدوئے حضرتِ سرور کا مژدِ بگاڑ دیا
کے ہیں جھوم کے دادا بھی واہ رے پوتے
دوبارے خیرِ ظلم و ستم اکھاڑ دیا

یہ حرملہ سے کہہ مسکرا کے اصغرِ رز
علیؑ نہ پہنچا بھی مرحب کو تھا پچھاڑ دیا

نقی دلا دی ہے اصغرِ رز فتحِ کرب و بلا
خدا کے دین کا پرچم یہیں پہ گھاڑ دیا

خالق دکھا رہا ہے تکریمِ فاطمہؑ
خود اٹھ کے مصطفیٰؐ کی تعظیمِ فاطمہ

نیز پہ اک کٹا ہوا سر محوِ حمد ہے
کرب و بلا ہے مظاہرِ تعلیمِ فاطمہؑ

کاغذ پہ خام چلتا ہے تلوار کی طرح
شبرِ نہ پوری کردی ہے ترقیمِ فاطمہ

جیسے نبیؐ سے قبل علیؑ تکیہ پنچل
واجب علیؑ سے پہلے ہے تسلیمِ فاطمہ
ان کا پلن وا کوئی کی دعا کوئی
ہے کربلا کا قافلہ تنظیمِ فاطمہؑ

م لوگ کون ہیں **نقی** سلفا کی بھی جب
ممکن نہ ہیں وہ فہم میں تفہیمِ فاطمہؑ

جب علیؑ اور مصطفیٰؐ درمیان کوئی نہیں
آپ سہ بہتر اہل بی بیؑ رازداں کوئے نہیں

بن گئیں مشکل کشا، مشکل کشاؑ کی سیدہ
جب علیؑ مرتضیٰؑ کا رازداں کوئی نہیں

مدحتِ زہراؑ سلام اللہ علیہ باغِ
باغ بھی ایسا جہاں بیمِ خزاں کوئی نہیں

مرتبہؑ یہ صرف اور صرف آپؑ کو حاصل ہوا
اپنی بیٹی کو کہہ جو باپ ماں، کوئی نہیں

پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں پھر بھی ذکرِ کردگار
حمد کہ لہجہؑ میں ایسا نوحہؑ خواں کوئی نہیں
محفلِ زہراؑ یہ اس میں **نقی**ؑ کچھ غور کر
دشمنِ زہراؑ ہیں ہر جا، پر یہاں کوئی لیں

ٹھنڈا پانی پلائؑ جب کوئی
یاد آتا ہے روز و شب کوئی

حالتِ اُونگھ اور ضریحِ حسنہؑ
یہ ملاقات ہے عجب کوئی

مدحتِ شہداءؑ کا کرم ورنہ
یاد کرتا ہے سب کوئی؟

رشک سہ دیکھنے لگے قاری
منقبت پڑھ رہا تھا جب کوئی

اس کو دے دیجے کربلا کا پتہ
کر رہا ہے تلاشِ رب کوئی

جہاں مٹی سہ سب شفا پائیں
کربلا سا نہیں مطلب کوئی

کربلا جاکہ روؤں گا شہیدوں پر
اک نئی دل میں ہے طرب کوئی

ہے میسر درِ حسنِ **نقی**
اب جہاں کی نہیں طلب کوئی

دین و دنیا کا سپاس اپنی جگہ ہے **زیں**
ترہ احسانوں کا مقروض خدا ہے **زیں**

تری آغوش میں جو کوئی پلا ہے **زیں**
کوئی اکبر ہے کوئی عباس ہے **زیں**

وہ تحریرِ حسن ہے یا کلمہ و تحریرِ بٹو
تم نے تقریر سے ہر کام کیا ہے **زیں**

قاسم و عفو و محمد علی اکبر **عفا**
پرورش میں تری تعلیم وفا ہے **زیں**

جلتے خیمے سے امامت کو بچا کر لے آئی
خاندانِ ابوطالب کی بقل ہے **زیں**

صبرِ ایوب بھی دیکھ لے اٹھا کر سر کو
اتنی اونچائیوں پہ صبرِ ترا ہے **زیں**

کوفہ و شام میں جب آپ کے خطبات سپن
ایسا لگتا تھا خدا بول رہا ہے **زیں**

روزِ محشر تلک آزاد رہے گی یہ عزا
جس کا زندان سے آغاز کیا ہے **زیں**

سرِ دربار کیا لے جے حید میں خطاب
تم نے آواز کا بھی پردہ رکھا ہے **زیں**

بولے اک روز علی نے ثانی زہر سے **نقی**
ہے جو تیری یہ ولا، رب کی ولا ہے **زیں**
نامِ حسین سے جو ذرا دونو گیا

و شخص اپنے دین سے معذور ہو گیا

پہلے تو ایک خاک کا ذرہ تھا آفتاب
آیا درِ حسین پہ، پُرنور ہو گیا

اس کو دکھا دی روضہ عیسیٰ کی چمک
سورج بھی اس کے سامنے مجبور ہو گیا

آدم سے لیکر عیسیٰ تلک نامراد تھا
دین کربلا تک آیا تو پُرنور ہو گیا

اک ایک اشکِ قووتِ بینائی بن گیا
جب میں غمِ حسین میں رنجور ہو گیا

مٹی لگا کے زخم پہ سب پائیں گے شفا
کرب و بلا کا آج سے دستور ہو گیا

بشیر کا جاد سنا لوریوں میں جب
ماتم کا ظرف بچوں میں بھر پور ہو گیا
یہ کیوں کہ ہوں نقی میرا نام و نشان
کافی ہے اہلبیت میں مشہور ہو گیا

غیر ممکن ہے بیانِ و مرتبہ عیسیٰ کا
جس کا رب مداح، و مدحت سرا عیسیٰ کا

تم نہ اصفو کیا حسین انداز سے حملہ کیا
مسکرا ہٹ میں تمہاری رعب تھا عیسیٰ کا

میں نے دیکھیں ہیں گلاب لگتے ہوئے شمس و قمر
نور شدہ کہ نور سے جب مل گیا عیسیٰ کا

دیکھئے سوئے علم پہ آپ پر کھل جائے گا
اتھ اب بھی ہے جاں میں بانٹا عیسیٰ کا

لڑ رہے ہیں اس طرح شیرِ عیسیٰ صفین میں
دیکھتے ہیں وارِ خود شیرِ خدا عیسیٰ کا

سب سے افضل ہے عبادتِ مدحِ شیرِ کبریٰ

اماموں میں مسلسل تذکرہ کیا گیا
یقین اس پر کہ سارے ظلم ڈھائے جائیں گے
پھر بھی زینب کو ابھبھب آسرا کیا گیا

گھڑی محو طوافِ مشکِ سقاء کی
اب بھی کلمہ پڑھ رہی ہیں علقمہ کیا گیا

زلزلہ کرب و بلا کے دشت میں برپا کیا
ملتا ہے قرآن میں یہ تذکرہ کیا گیا

کربلا میں جنگ کرتے آئے ہیں مجھ کو نظر
جب پڑھا میں نے کوئی بھی مرثیہ کیا گیا

اس سے ظالموں پر علیؑ اللہ سے وسکتے نہیں
رات بھر کی بندگی میں مانگنا کیا گیا

دو برابر ٹکڑے اک لمحہ میں دشمن کے ہوئے
یہ علیؑ کا وارہ وسکتی یا کیا گیا

روزِ محشر اپنی چادر سے کریں گی سائباں
قبلِ زینبؑ کیجئے تو تذکرو کیا گیا
اس لئے بھی خیریت سے شام میں آج تک
روضہ زینبؑ پر جو پڑھو کیا گیا

یہ بتاتا ہے درِ غازی پر آنا قبلِ فتح
شام تک لے جا رہا ہے راستہ کیا گیا

بس وہی لگتی ہے جاکر خود کنار پر **نقی**
نام جس کشتی پر وہ لکھا ہوا کیا گیا

واں آپ کے بھی ذکر سج ہے اکبر و قاسم
شادی کے جہاں چرچے ہوئے اکبر و قاسم

فردوس سے حسنین کے جو آئے تھے کُن
ویسے ہی تمہیں جوڑے ملے اکبر و قاسم

دکھلائی محم کی جوانی سرِ میدان
پھر دشت میں حیدرؑ سا لڑا اکبر و قاسم

کیونکہ نہ شجاعت و نہ مولا کی زما میں
آغوش میں زینب کی پہلا اکبر و قاسم
ہیں زینب و کلثومؑ عیسا محافظ
اور ان کے نگہبان نہ اکبر و قاسم

صفین کے منظر کبھی خیبر کے دکھائے
حیدرؑ کبھی عیسیٰؑ اکبر و قاسم

اک شہداء کی تہجد کا صلہ ایک حق کی
دونوں ہی نمازوں میں ملے اکبر و قاسم

کہتا تھا بن سعد، یہ عباس جری ہیں
جب شام کی فوجوں سے لڑے اکبر و قاسم

علیؑ کا دہر میں پھر سے جمال آئی
اس آفتاب کا وقت زوال آیا

و جس علیؑ کی خدا نہیں بنائی مثال
اسی علیؑ کی یہ بن کر مثال آئی

ڈبو کے مشک سکینے فرات کے اندر
یہ پورے دریا کو کوزے میں ڈال آیا

کیا تھا جس طرح خیبر میں وار حیدرؑ نے
یہ کربلا میں وہی کر کے حال آیا

ہیں آج دست مبارک پہ شاہ کے عیسا
غديرؑ خم کا دلوں میں خیال آیا

بحکم شاہؑ بجا کر چراغ خیمہ کا
خدا کے دین کو غازیؑ آجال آئی

حسینؑ آئیں بن کر محافظ اسلام
تو بن کے مولاؑ کی عبا ڈھال لیں

کچھ اس ادا سے **نقی** مسکرائے ہیں اصف
کہ جیسے شیر علی کو جلال آئی

فرش مجلس کا ذرا گھر میں بچھا کر دیکھو
فاطمہ زہرا کو طمان بنا کر دیکھو

اک مکان خلد میں بے لول عطا کر دیں لگ
مدح شیر میں اک شعر سنا کر دیکھو

تم کو آدم سے اگر حسرت دیدارِ مہشت
محفلِ حضرت شیر میں آ کر دیکھو

لیکے نام علی کر دیتے ہیں مٹی، سونا
اس گھرانہ کے شہنشاہ ہیں چاکر، دیکھو

فاطمہ زہرا ادا کر دیں گی قیمت اس کی
غم شیر میں اک اشکِ بیا کر دیکھو

پہلے ہیں عاشقِ عمن رسولِ ع
ان پہ تم کفر کا الزام لگا کر دیکھو

انبیاء تم کو نظر آئیں گے سارا اس میں
حلقہ ماتم شیر بنا کر دیکھو
کیا ہوا طور پہ گر دیدنِ خالق کی ہوئی
حضرت موسیٰ ذرا کربلا آ کر دیکھو

سب ملک آئیں گے کرنے کو تر گھر کا طواف
چہت پہ اک پرچم بھلا لگا کر دیکھو

سب کے سجدوں کی حقیقت ابھی کھل جائے گی
ایک شیر کے سجدے کورٹا کر دیکھو

تم کو اللہ کا دیدار اگر کرنا ہے
تین شعبانِ مدینہ میں منا کر دیکھو

جب کسی شخص کو مدح علی کو دیکھا

میں نے اس شخص کو بار بار ابھرتے دیکھا

گھڑی کرتے رہے پائے کی عزت شہ
بس لبِ شہ سے امام آپ کو دکھاتے دیکھا

وہ یوں کھڑے لگا آگئے لڑنے کی حیثیت
جس نے میدان میں جب آپ کو لڑتے دیکھا
ایسی مادر تو فقط ان کی مادرِ ونگی
جن کی عظمت میں محمد کو بھی اٹھ دیکھا

ہوتی ہے آلِ نبی کی ثنا جس گلشن میں
میں نے اس باغ کو ہر وقت کی کھلتے دیکھا

حسنِ محبت کیا شان! سبحان اللہ
آپ کے سامنے شہ کو جھکتے دیکھا

مدحِ حیدر سے جنہیں ہونے لگیں الجھن
میں نے ان مردوں کا مرد بننے دیکھا

لکھی ہے تیغِ قلم سے جو حسنِ بنِ تحریر
پورے ہی شام کو اک مولا سے ڈرتے دیکھا

نام حیدر نے زمینیں رکھا تمہارا شہ
حکمِ خالق سے ترا نام اترتے دیکھا

جب پیمبر کے مصیبت کی گھڑی آتی ہے
درِ زہرا کے پیچھے میں نے انہلنے دیکھا
میں سمجھ جاتا ہوں دنیا کے چلاتے ہیں نظام
میں نے کانڈھوں کے محمد کے جو پھرے دیکھا

مدحتِ آلِ نبی جن سے نے یہی ہوتی انہیں
دشمنِ آلِ نبی کی ثنا کو دیکھا

گلِ جانوں میں کھاتا ہے ان کو شہ
جن کے شاگرد کو عباس سے بھتے دیکھا

حسنِ ابنِ علی رہے میں جب آپ کے
سور کے کوثر کا تھا قرآن نے اتارے دیکھا

لگتا ہے ایسے کہ کی آلِ محمد کی ثنا
جس گھڑی جب بھی قرآن کو پڑھتے دیکھا

کرتے ہیں ظلم و ستم سارے مسلمان ان پر
جن کی تعریف میں قرآن اترتا دیکھا

بغض میں آلِ محمد کے گھرانے نہ فقط
ان مسلمانوں کی تعداد کو بڑھتے دیکھا
جگر احمد مرسل کے جگر کے ٹکڑے
فاطمہ زہرا کا گھر پھر سے اجڑا دیکھا

روزِ شبیر لڑکے کرب و بلا میں اس دم
بھائی شبر کا وہ تعویذ جو پڑھتے دیکھا

ابن زہرا کے جنازے پر لگے تیرہ بت
ثانی زہرا کو کیا ظلم سے دیکھا

آگئے تھام کے دل مصطفیٰ زہرا و علی
مذہب شبر کے کلیجے جو نکلتے دیکھا

دیکھے جب آقا کے سینے کے جگر کے ٹکڑے
غازی عباس کو دروازے پر پوتے دیکھا

مصطفیٰ، فاطمہ زہرا و علی و شبیر
چار معصوموں نے شبر کو تڑپتے دیکھا

شدیں کو یاد آگئے بھیا کے جگر کے ٹکڑے
لاشِ قاسم کو جو ٹاپوں سے بکھوڑتے دیکھا
لگا رہتا ہے **نقی** رگھڑی یاں دستر خوان
سارے عالم کو اسی در پہ ی پلتے دیکھا

ہر ایک کو ملائے جو شاہ **ی کے ساتھ**
جاہل سے باخدا وہ سدا و بقا کے ساتھ

نورِ حسن کو دیکھنا جب مصطفیٰ کے ساتھ
شرما گیا ہے شمس بھی اپنی ضیا کے ساتھ

شبرؑ کو آسرا ۛۛ و ۛ شاۛر ۛ ک ساتھ
موسیٰؑ کو آسرا تھا جو اپنے عصا ک ساتھ

جیسۛ رسولؑ رۛتۛ تھۛ اپنۛ چچا کۛ ساتھ
اکبرؑ بھی اس طرح سۛر ۛ مجتہد ک ساتھ

پۛۛ نمازۛ ظۛر میں مانگا ۛۛ لعل کو
پھر فاطمۛۛ نہ ۛ عصر پڑھی مجتہد ک ساتھ

اکبرؑ کۛ ساتھ رکھتۛر میں قائم کو مجتبیٰ
دادا نہۛ جیسۛ ۛ رکھا ۛ مصطفیٰ ک ساتھ
تیغۛ قلم نہۛ ویسۛ ۛی کاٹا گلوۛۛ کفر
مرحب پۛ ذوالفقار چلی جس ادا کۛ ساتھ

مثلۛ حسنؑ و ۛۛ و ۛۛ من الحسنؑ
عمرانؑ کی ثنا ۛۛ حسنؑ کی ثناء ک ساتھ

لگتا ۛۛ آفتاب بھی دو دو طلوع ۛیں
شبیرؑ جب کھڑۛر ۛں حسنؑ مجتہد ک ساتھ

عمرانؑ اور حسنؑ ۛ ملا رزقۛ دو جہاں
دادا و پوتا دونوں ۛیں جود و سخا کۛ ساتھ

قرآن سۛۛ ۛوتی ۛۛ ابو طلہؑ کی گفتگو
شبرؑ کلام کرتۛ ۛیں وحیۛ خدا ک ساتھ

ۛۛ آستانۛ مولا حسنؑ مجتہد ۛی
شبیرؑ بھی چلیں جۛاں سر کو جھکا ک ساتھ

ۛۛ در ۛۛ اک کریمؑ مۛ دادا کیم کا
آۛ نہۛ میں فقیر بھی اپنی صدا کۛ ساتھ
بازو قلم ۛیں پھر بھی سرۛ کربلا لڑۛ
غازیؑ نہ ۛ جنگ سیکھی ۛی غارک ساتھ

کرب و بلا میں دیکھۛ ۛ صلحۛ حسنؑ **نقی** ۛ
ۛۛ کتنا گۛرا واسطۛ حرؑ کی بقا ک ساتھ

جب نزولۛ حسنؑ مجتہدؑ و گیا

پورے قرآن کا ترجمہ ہو گیا

مفلسی ہو بھی تو کیا بھلا ہو گیا
نامِ شبر ہو لیا اور بھلا ہو گیا

مل گیا طعنہ ابتری کا جواب
اب محمد کو بیٹا عطا ہو گیا

قسم عصر کی آرزو میں حسن
ظہر کا یعنی سجدہ ادا ہو گیا

رن میں بے شیر نہ جنگِ برتیب کی
مثلِ شبر و محوِ وغر ہو گیا
شمال اب جنوب اور جنوب اب شمال
میرے مولا نہ جو کچھ دیا، ہو گیا

کربلا لاج رکھ گئی اس کی **نقی**
نوکِ خام سے جو فیصلہ ہو گیا

خود آن کے اللہ کے انصار ہوئے ہیں
زینب کے پسر شہداء کے مددگار ہوئے ہیں

مانندِ علی ان سے بھی دو چار ہوئیں
لڑنے کو عدو آئے جو دو، چار ہوئے ہیں

دونوں نے اکھاڑا بن سعد کا خیمہ
خیبر کے سرِ کرب و بلا وار ہوئے ہیں

دو نیمچوں پر تیغِ علی ہوتی حیراں
جو آئے گئے سامنے مردار ہوئے ہیں

خود آئے ہیں مرزے کی تمنا لئے دل میں
حیدر کی طرح جنگ پہ تیار ہوئے ہیں
اک بن کے علی آیا اک بن کے محمد
اک وقت میں دونوں کے ہی دیدار ہوئے ہیں

کیسی ہو بھلا کرب و بلا جانے میں لذت
اک بار جو زائر ہوئے، بار بار ہوئے ہیں

ان کلیوں نے اپنے چمن آباد کئے یوں
زینب کے یہ گل دین کے گلزار ہوئے ہیں

یوں عون و محمد نے اڑلا سرِ کفار
اس پار جو تھے، نہر کے اُس پار ہوئے ہیں

دو طفل **نقی** جیت گئے جنگ بڑوں سے
اعدا کے تبر جتن تھے، بیکار ہوئے ہیں

محورِ آبِ تری تشنہ دانی بھیا
پیاس پانی اور اس پیاس ک پانی بھیا

زندگانی کا تری اس میں خلاصہ دیکھا
پڑھ رہا تھا چھ مہینہ کی ک پانی بھیا

دہر میں آیا تو ثانی حید بن کر
پر نہیں دونوں ج ہاں میں تیرا ثانی بھیا

خدمتِ حضرتِ شبیر میں گزر رہی پل
بچپنا کو لڑکپن ک جوانی بھیا

آپ ک ایک طمانچہ نہ لایا ایسا
آج تک رہتی دریا میں روانی بھیا

جن کو معلوم نہیں اپنا حسب اور نسب
آپ نہ یاد دلا دی انہیں نانی، بھیا

آپ ک نام کا پرچہ نقی ک گھر پر
اور یہی سب سب بڑی اک نشانی بھیا
قبلِ افشاء ضرورت ہی عطا ہوتی
کب تیرے در پہ فقیروں کی صدا ہوتی

ساری شب کرتے ہیں ہم مدحتِ شہِ زادی
دن سب زائد یہاں راتوں میں ضیا ہوتی

مدحتِ مولا میں خوشنودیِ معصوم
مدحِ معصوم میں مولا کی رضا ہوتی

آسرا بھائی کو جس سے مثالِ موسیٰ
وہ بن اسی تو پھر مثلِ عصا ہوتی

وہاں مشہد میں علی، قم میں یہاں فاطمہ ہیں
ان زیارات میں رونق ہی سوا ہوتی

اپنے دربار کا دربان بنا دیں بھی
نوکری ہی تو فقیروں کی دعا ہوتی

اور مشدد میں پونجنتی شفا وتی

آج معصوم کے سر پر یہ ردا ہوتی ہے

پرنہیں واللہ کاظم کرم کی لفتا

کون جائز ہے جز خدا تیرے حرم کی انتہا

ان کو کرنا تھی پتہ نقش قدم کی ابتدا

دین کی وجہی دنیا میں عدم کی انتہا

پہلے تو معلوم کر ان کے خدم کی ابتدا

دیکھنا چاہیں جو گلزارِ ارم کی انتہا

کُردی اس گھر پر مسلمان نہ ستم کی آنت

صرف کاظم جانے ہیں اس قلم کی لفتا

فقیّرِ شام، گریباں رفو نہیں ہوگا

علیؑ کی مدح میں جو لبِ پُر آرہی پڑھو

ہیں بے شمار فضائل، غلو نہیں ہوگا

تھوڑی معرفتِ اسمِ سید کو
سو دشمنوں میں بھی رہ کر عدو نہیں ہوگا
شبیبِ شیرِ خدا اس طرح سدا میں بے
یہ عکس آئینہ بھی ہو نہیں ہوگا

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ اندھیرا ہیں
جو نورِ حبّ علی چار سو نہیں ہوگا

غمِ حسین میں ماتم نہیں کیا، یعنی
بدن میں پاک تمہارے لہو نہیں ہوگا

جو سر کٹا کہ بھی زندہ رہے قیامت تک
حسین جیسا کوئی سرخرو نہیں ہوگا

نبی کی نعت ہو کیسے بغیر ذکرِ علی
نماز کیسے پڑھیں جب وضو نہیں ہوگا

ثناء آلِ محمد کہی نہ چھوڑ **نقی**
جہاں میں ہوگا تیرا نام، تو نہیں ہوگا

اک پل ہی سہی چہرے دکھانے کے لئے آ
کچھ لمحہ ذرا ساتھ بتانے کے لئے آ

اس دنیا کو پُر امن بنانے کے لئے آ
ہر ظلم زمانہ سے مٹانے کے لئے آ

تاریک سے تاریک ہوئی جاتی ہے دنیا
بجھتی ہوئی شمعیں بھی جلانے کے لئے آ

م لوگوں کا احوال تو معلوم ہے تجھ کو
کچھ اپنا بھی احوال سنانے کے لئے آ

یہ تلخ حقیقت ہے مگر بھول گئے جو
ان مردِ ضمیروں کو جلانے کے لئے آ

بابا کے جنازہ کے لئے آیا تھا جیسے
ٹوٹی ہوئی اک قبر بنانے کے لئے آ

برسوں سے **نقی** تر دیدار کا پیاسا
پیاسہ کے پسر پیاس بھانے کے لئے آ
خدا، رسول کو اک ساتھ ہی بتاتے ہیں
جو ساتھ حمد کے اک نعت م سناتے ہیں

کے جب رسول پر مشکل کے وقت آتے ہیں
وہ صرف فاطمہ زہرا کے در پر جاتے ہیں

یوں زندگی سے بھی افضل مقام موت کا
کے وقت نزع علی م سے ملنے آتے ہیں

یہ کیسے کہے دیا کس نے کہ وہ شجاع نہیں
قلم کی نوک سے جو گردنیں اڑاتے ہیں

شہید مرتے نہیں ہیں یہ ہو گیا واضح
حسین نیز پر قرآن یوں سناتے ہیں

یہ اے حسین کے اصغر تمہارا صدقہ
علی کے چاند والے جو مسکراتے ہیں

جو ان کے کاندے پر رکھتے مجلسِ شبیر
سو میرے گھر پر بھی سجاد اب سے آتے ہیں
خدا نے مولا کو یوں باقر العلویٰ کا
کے ان کے سامنے صادق بھی سر جھکاتے ہیں

یہ لوگ سمجھتے ہیں ان لوگوں کو امام اپنا
میرے امام سے جو سیکھنے کو آتے ہیں

اسی کی تاب سے بے لول ہوئے روشن
جو قید خانے میں کاظم دیا جلاتے ہیں

اسی سبب تو میسر ہے حیات کا رزق
رضا کے نام کے سکے جو م چلاتے ہیں

خدا نہ بخشا محمد تقیؑ کو وہ اعزاز
کہ کمسنی میں بھی یہ معجزہ دکھاتا ہے

عصا سمیت ہی حیرت میں پڑ گئے موسیٰ
نقیؑ ارادہ سے مُردوں کو جو جلاتے ہیں

جو سامرہ میں حسن عسکریؑ کا روضہ
وہ زندگی میں ہی جنت میں دکھاتا ہے
وہ خضرؑ و عیسیٰؑ ہوں الیہوں کی ہوں اس
دعائیں مہدیؑ سے لیکر حیات پاتے ہیں

میرؑ خدا سے دعا مانگتا مصلیٰ پر
نصیری دیکھ لو اپنا خدا مصلیٰ پر

طمانچہ مار کہ رخ کردیا ادھر سے ادھر
خدا نہ شیخ کو دے دی سزا مصلیٰ پر

ہوا نزول تو اللہ کے ہی گھر میں ہوا
ہوئے شدید بھی تو مرتضیٰ مصلیٰ پر

قسم خدا کی عبادت فضول ہے تیری
علی ولیؑ کی نہ ہو گر صدا مصلیٰ پر

ہوئی رسالتِ سرورؑ غدير میں محفوظ
ولا علیؑ کی سرِ کربلا مصلیٰ پر

نصیریوں کی طرح ہم بھی بول دیتے خدا
خدا کا شکر کہ تھے مرتضیٰ مصلیٰ پر
حسینؑ اور نماز ایک ساتھ لیکے چلے
نبیؑ نہ اس طرح سجد کیا مصلیٰ پر

علیؑ کے سر سے نمایاں ہوا یوں نور **نقیؑ**
لگا، کھلا ہوا قرآن تھا مصلیٰ پر

عابدؑ نہ اپنے دادا کا جلو دکھا دیا
حاکم کو اس کے تخت نہ قیدی بنا دیا

ہم سوچتے تھے حشر میں بخشش ہو کس طرح

پھر زین۔ عابدینؑ نہ فرش۔ عزا دیا

سجادؑ نہ کیاؑؑ سفر ط رکوع میں
یہ مت سمجھنا طوق نہ سر کو جھکا دیا

دادا کی ذوالفقار کو رکھ کر نیام میں
خطبوں کی ذوالفقار سےؑؑ سر اڑا دیا

سرورؑ نہ کعبہؑ چھوڑا، چلاؑ سورہ کربلا
اللہ کا پتاؑؑ کھان پر، بتا دیا
ظلمت کی آندھیوں نہ جو گھیرا تھا دین کو
شدؑؑؑ کی عزا کا مولاؑؑ روشن کیا دیا

عیسائی بیبیوںؑ کو ردا دینؑ آئیں
امّت بتائؑؑ آل۔ پیمبرؑ کو کیا دیا

ہرؑؑ قدم سکینہؑؑ نہ ہائؑؑ چچا کھا
جب شمرؑؑ ہیا نہ طمانچہؑؑ لگا دیا

باغی کی بیٹی ککؑؑ ککؑؑ انہیں مارتؑؑ میں سنگ
فرمان مصطفیٰؑؑ کا جو تھا و بہلا دیا

امّت نہ کوئی ظلم میں چھوڑی نہؑؑ میں کسر
ہر اک ستم بتولؑؑ ککؑؑ کنبلؑؑ ڈھا دیا

اؑؑ دین۔ کردگار فقط تیرؑؑ واسطہؑؑ
زینبؑؑؑ اپنا سارا بسا گھر لٹا دیا

عابدؑؑ نہ خود پہن ک **نقی**ؑؑ طوق و بیڑیاں
اسلام کو ستم ککؑؑ قفس سےؑؑ چھڑا دیا
ساری دنیا کر رہیؑؑ جاکؑؑ کعبہؑؑ کا طواف
اور کعبہؑؑ کر رہاؑؑ شہؑؑؑ ککؑؑ روضہؑؑ کا طواف

سینکڑوں حجؑؑ وگئےؑؑ میں حضرتؑؑ عباسؑؑؑ
رات دن کرتؑؑ رہؑؑ سرورؑؑ ککؑؑ خیمہ کا طواف

کیا عجبؑؑ تین شعبان کو ککؑؑ کعبہؑؑ چھوڑ کر
سب فرشتہؑؑ کر رہؑؑ میں ایک جھولؑؑ کا طواف

ہونے دو ظالموں کو پھانسی دے
خانہ کعبہ کے گاہک اصل قبلہ کا طواف

یوں شفاعت کے نام کو بوجھ کر گئی سرو کی نصیب
مرکز بھی کرتے ہیں غازی کے پھرے کا طواف

سب مملکت کے تھے ہیں رب سے خانہ کعبہ نہیں
بھیج دے کرنے میں مولانا کے روضہ کا طواف

تشنگی نے کل بجھائی پیاس ایسے نے کی
آج پانی کر کے ایک پیاسے کا طواف
یہ مسلمان سارے پہنچے جانبِ مکہ **نقی**
مے نجف آئے ہیں کرنے اپنے کعبہ کا طواف

صرف حیدر کے سبب اس دین کی عزت روئی
شیخ جی کے وزن کا کام ایسے تھے بس ذلت ہوئی

جس کا ہو کر کام پیغمبر کی مرضی کے خلاف
اس رضی اللہ پر اللہ کی لعنت ہوئی

رب سے فطرس نے معافی مانگی پر پر نہ ملا
آیا جب شبیر کے جھولے پہ، تب برکت روئی

ماتم شبیر کرتے ہیں تو واعظ کرنے پر
مے نہ اپنے ہاتھ مارا تم کو کیوں دقت ہوئی

کے رے ہیں یہ مسلمان اس کو کافر، دوزخی
جس کے بیٹے کے لئے ہی خلق یہ جنت ہوئی

یوں غذائے سید کے سودا خالق سے ہوا
عرش پر روٹی گئی اور نازل اک آیت ہوئی
جب پیغمبر نے علم تجھ کو دیا ہے ہی نہیں
اس کا مطلب شیخ جی تو نہ ہیں، عورت ہوئی

جس کے ہاتھوں میں خدا کی گل خدائی ہے **نقی**
دیکھ کر اس کو مصلیٰ پر بڑی حیرت ہوئی

زینست کرب و بلا میں قضا کے رستے میں
چھپی ہوئی بقایاں فنا کے رستے میں

جنابِ فاطمہؑ عقدِ کشائی کرتی ہیں
جو مشکلاتِ ہوں مشکلِ کشا کے رستے میں

یہ کوئے طور پہ جاکر بتا دو موسیٰ کو
خدا ملا گا فقط کربلا کے رستے میں

بجھا کے خیمے کی قندیل ابنِ زہراؑ !
چراغ کر دیئے روشن ہوا کے راستے میں

یوں سر اڑائے ہیں عباسؑ سرِ صفین
یہ گرد اڑتی ہو جیسے فضا کے رستے میں
خدا نہ مارا، جو حیدرؑ سے بغض رکھتا
علیؑ نہ مارا جو آیا خدا کے رستے میں

پھر نارِ دشمنوں کا ٹھکانا اور بس
تلوارِ مرتضیٰ کا چلانا اور بس

تاریکیاں جلائیں گی قندیلِ جاوداں
عاشور کا چراغ بجھانا اور بس

سجادؑ کے طفیل یہ خود پھیل جائے گا
کرب و بلا میں دین کو لانا اور بس

دل نہ تو تجھ کو دیکھ لیا امیرِ خدا
آنکھوں کو اب علیؑ سے ملائی اور بس

بے شیرِ رن میں لیکے چلے کمانِ لب
اک حرملہ پہ تیر چلانا اور بس

کمزور اس قدر نقی، شیخ کا نکاح
عباسؑ کا علم ہی دکھائی اور بس
پھر تو لازمِ عذابِ قدرت، اگر ولایتِ علیؑ نہ تھی
نہ بچ سکتے گی نبیؑ کی امت، اگر ولایتِ علیؑ نہ تھی

اے شیخ حوروں کی چھوڑ چاہت، اگر ولایتِ علیؑ نہ تھی

نہ پوری ہوگی ارم کی حسرت، اگر ولایت علی نہ تھی
 زارِ عمر بھی، حج بھی کیجے، نمازیں پڑھئے، زکوٰۃ
 دیجے
 فضول ہے آپ کی عبادت، اگر ولایت علی نہ تھی
 صحابیوں سے رسول بولا، رُو میرے ساتھ کیوں نہ رہے
 "نہیں ہے ممکن حصولِ جنت، اگر ولایت علی نہ تھی"
 غدیرِ خم کر رہی ہے سایہ، ابھی سب آجاؤ اس میں
 ورزے
 تڑپتے رہنا سرِ قیامت، اگر ولایت علی نہ تھی
 ثنائے حیدر میں کہہ کے جملے، وہ سارے عیسائی بچ گئے
 ہیں
 تو پھر مسلمان پر ہوگی لعنت، اگر ولایت علی نہ تھی
 رسول اکبر نہ زندگی بھر، علی ہی فقط کیل
 کبھی نہ ہوگا ثوابِ سنت، اگر ولایت علی نہ تھی
موسمِ پھر آگیا ہے سدانا غدیر کا
 لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدے غدیر کا
 بھائی بن گیا مولا غدیر کا
 ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا
 حیدر ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
 یہ کیسے سے رہا وہ بکرا غدیر کا
 پہلے مبالغہ میں اٹھایا حسن کو
 ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا
 چہرے دکھائے بنائے لوگوں کے کچھ مجھ
 منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا
 مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
 میں نے لگایا جب سے ہے نعرے غدیر کا

اَللّٰہِ سَقِیْفَ چَہِزَ چَہِزَ لَکَہِ تَمَامِ
میں نہ کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا
اس نہ مقصروں کو جلایا اس گھڑی
منظر **نقی** کو یاد جب آیا غدیر کا

انبیاء، جن و ملک، سارے ہی مہمان آئے
بزم میں کیا اس ضروری کہ بس انسان آئے

یوں پیمبر ہیں سرِ منبرِ پالان آئے
جیسے اعلانِ رسالت کو تھے عمراں آئے

باغِ مدّاحی کاظم کا سفر کرتلموں
غیر ممکن کہ رستہ میں بیاباں آئے

جب گھٹن بڑھنے لگی دین میں تاریکی کی
کرنے پھر مولا ہواؤں سے چراغاں آئے

دہر میں مثلِ علی آپ جوئے مولا
بن کے پھر دہر میں بے لہو لہی سلیمان آئے

بیس ذوالحجہ کو یہ باتھوں پہ، اٹھارے کو وہ
مدحِ کاظم میں غدیری کئی عنوان
ہاں یہ اس بابِ حوائج کا درِ اقدس
انبیاء بن کے جاہاں دید کے خواہاں آئے

روضہ موسیٰ کاظم پہ پہنچ کیم کو
ایسا لگتا کہ صحرائی، گلستان آئے

اس گہراں سے امام ایک م بعد ایک ملا
یا پھر ایسے کہوں، قرآن پہ قرآن آئے

ذکرِ کاظم م **نقی** ایسے سے ارا بخشا
جیسے بچے کو سنبھالے ہوئے اک ماں آئے